زکوٰۃ کے مسائل و فوائد

میاں محمد جمیل ایم۔اے

ابو ہریرۃ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک، اقبال ٹاؤن - لاہور

Marfat.com

زکوٰۃ کے مسائل و فوائد

میاں محمد جمیل ایم اے
فاضل اردو، علوم اسلامیہ

ابو ہریرۃ اکیڈمی
37۔ کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5417233

Marfat.com

297-32
ز 58 ج
۵۸۲۳۷

زکوٰۃ کے مسائل وفوائد

از...............میاں محمد جمیل
پہلاایڈیشن...............نومبر 2001ء
تعداد...............2200
قیمت...............-/40
ناشر...............ابوہریرہؓ اکیڈمی

تالیفاتِ اکیڈمی

اکیڈمی کی کتب فرقہ واریت سے مبرا، روح اسلام کی ترجمان زبان تعلیم یافتہ حضرات کے مزاج کے مطابق، انداز نہایت شستہ اور دل پذیر ہونے کی وجہ سے قبولیت عامہ کا شرف پا رہی ہیں۔ نہایت مختصر مدت میں کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ خود پڑھیں اور لوگوں کو پڑھائیں تاکہ تعلیمِ نبوت عام ہو جائے۔

طلبہ اور فری تقسیم کے لئے %40 رعایت

حقوق بحق اکیڈمی

Marfat.com

فہرست

حرفِ آرزو 9

باب 1

آپ ﷺ کا فرمان کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک 11

آپ ﷺ کا معاشی پروگرام 12

مکہ میں معاشی احکامات 15

زکوٰۃ کی تاریخی حیثیت 18

امت مسلمہ کو ارشادات 20

مدینہ میں زکوٰۃ کی فرضیت کا اعلان 23

زکوٰۃ کا اجتماعی نظام 26

حکومت کی ذمہ داریاں 28

اللہ کا دیا ہوا خرچ کرو سب کچھ اسی کا ہے 30

عزرائیل کے آنے سے پہلے ، اخلاص نیت کے ساتھ 31

بے پناہ اخلاص 33

باب 2

اموالِ زکوٰۃ 35

سونے چاندی کا نصاب 36

زیورات کی زکوٰۃ 38

Marfat.com

نقدی کا نصاب 39
اونٹ بھیڑ بکریوں کی تعداد 39
سامان تجارت پر زکوٰۃ 41
زکوٰۃ سے مستثنیٰ (Exemptional) اشیاء 42
زکوٰۃ کا دورانیہ 43
تقسیم کا شرعی طریقہ 44
مصارف زکوٰۃ کی فہرست 46
غیر مستحق حضرات 49
والدین اور اہل خانہ 49
کافر کو زکوٰۃ دینا اور اس سے لینا حرام ہے 50
آلِ رسول کو زکوٰۃ دینا ان کے احترام کے منافی ہے 50
زکوٰۃ اور ٹیکس میں آٹھ امتیازات 51
کیا زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس جائز ہے؟ 52

باب 3

عشر ، صدقۃ الفطر 54
زکوٰۃ کے فوائد 57
سالانہ حساب و کتاب کا اہتمام 57
ارتکاز دولت کا خاتمہ 57
تزکیہ اور برکات 58

غربت کا تدارک ، باہمی محبتوں کا فروغ	58,59
مصائب سے نجات اور عملی شکریہ	59,60
خدائی انشورنش	61
ائمہ کا بیت المال نہ ہونے کے اخلاقی اور معاشی نقصانات	61,62
زکوٰۃ کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات	64
مصلحین امت کی آراء	65
صدقہ وزکوٰۃ کی انفرادی برکات	67
زکوٰۃ کے اجتماعی ثمرات	68
عوام کی بنیادی ضروریات پوری ہونے کے باوجود بیت المال بھرپور تھا	70

باب 4

یہ کس طرح ممکن ہوا

دیانت وامانت اور بڑوں کے نقش قدم	72
افسران کا تحفہ لینا حرام قرار دیا گیا	73
اخلاص کے پیکر	75
دیانت دار انتظامیہ	77
امیر المؤمنین کے کردار کے اثرات عوام پر	78
محنت ومشقت کی حوصلہ افزائی	79
خورد ونوش اور بود وباش میں سادگی	80
حمص کے گورنر کی سادگی کا عالم	81

Marfat.com

وسائل کی منصفانہ تقسیم 83

باب 5

اللہ تعالیٰ سود کو مٹانا اور صدقات کو بڑھانا چاہتے ہیں
تحریکِ صدقات وخیرات 86
حقیقی نیکی 87
عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم ، ہر حال میں صدقہ کیجئے 88
بے دریغ خرچ کرتے جاؤ 89
مال میں ہرگز کمی واقع نہیں ہوگی 90
کس وقت صدقہ کا ثواب زیادہ ہے 91
کس کا صدقہ زیادہ افضل ہے 91
ایصال ثواب اور اجروثواب کی شادابیاں 92

باب 6

کنجوسی کے نقصانات 96
رب کعبہ کی قسم مال دار نقصان اٹھائیں گے اگر---- 96
نام نہاد سخی 98
مال کی تباہ کاریاں 99
باغ کی بربادی 100
مغرور دولت مند کا انجام 101

Marfat.com

حشر میں پہلی ذلت آمیز سزا 103
جہنم میں اذیت ناک سزائیں 104
آپ ﷺ نے یہ سزائیں ملاحظہ کیں 105

باب نمبر 7

اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔ (القرآن)

مال کے بارے میں انسان کی نیچر (Nature) 107
زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کیجئے 108
قسطوں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے 5 نقصانات کی تلافی ممکن نہیں 109
زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے بہانے حرام ہیں 110
زکوٰۃ کی ادائیگی چھپا کر ہو یا دکھا کر 111
غلطی سے غیر مستحق کو زکوٰۃ ادا ہو جائے تو؟ 111
اندازہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کی دلیل 113
اصل مال اور منافع پر زکوٰۃ 114
سال میں مال کے گھٹنے اور بڑھنے کی صورت میں زکوٰۃ 115
کیا بینک کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ 115
فکس ڈیپازٹ کا مسئلہ 116
باؤنڈ کی زکوٰۃ دینا لازم ہے 116
کارخانہ اور پلازہ پر زکوٰۃ کیوں نہیں؟ 116

کیا رمضان المبارک میں زکوٰۃ دینا ضروری ہے؟ 117
بیٹی کو زکوٰۃ سے مکان بنا کر دینا 118
زکوٰۃ کے مال سے حج کروانا جائز نہیں 118
حج کی رقم پر زکوٰۃ نہیں 119
پگڑی، پراویڈنٹ فنڈ کب تک زکوٰۃ سے مستثنیٰ 119
کرایہ پر دی ہوئی دوکان، مکان پر زکوٰۃ؟ 119
کیا نصاب پورا کرنے کے لئے سونا اور چاندی دونوں کو جمع کیا جائے 120
عورت اپنے مال اور زیور کی خود زکوٰۃ ادا کرے 120
اپنی زکوٰۃ سے دوسرے کا قرض منہا کرنا 120
زکوٰۃ کمپنی یا شیئر ہولڈرز پر۔ حصص کی زکوٰۃ مارکیٹ ویلیو پر 121
تنخواہ دار جو ہر ماہ ایک خاص رقم بچالیتا ہے کس طرح زکوٰۃ ادا کرے؟ 122
کئی سالوں پر محیط کمیٹی ڈالنے والے پر زکوٰۃ کا حکم 123
دائمی بیمار، نابالغ اور یتیم کی زکوٰۃ کون ادا کرے؟ 123
بچوں کے نام پر پلاٹ، بنک بیلنس، زیور پر زکوٰۃ کون ادا کرے؟ 123
قرض کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟ 124
جامد سرمایہ اور ڈوبی ہوئی رقم (ڈیڈ منی) کی زکوٰۃ فقط ایک سال 124
کیا مرحوم کی طرف سے زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے؟ 125
مصنف کے ساتھ چند لمحات 126
تعارف ابو ہریرۃؓ اکیڈمی 127
تعارف کتب 128

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آرزو

دولت اور وسائل کی فراوانی کے باوجود دنیا میں کروڑوں انسان بنیادی ضروریات سے محروم اور غربت کی چکی میں پس رہے ہیں تو یہ نام نہاد ترقی یافتہ دور کے منہ پر طمانچہ اور بین الاقوامی معاشیات کے ماہرین کے لئے باعث شرم، بالخصوص مسلمان حکمرانوں اور معیشت کے علمبردار مسلم سرکاری اور درباری سکالروں کے لئے انتہا درجے کی ندامت کا مقام ہے۔

کیونکہ آج بے پناہ وسائل ان گنت ذرائع آمدنی، پٹرول اور دیگر معدنیات کے خزانے مسلم حکومتوں کے پاس کثیر مقدار میں موجود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اغیار کے مقابلے میں مسلمانوں میں غربت وافلاس کا دور دورہ ہے۔ مالی بے چارگی نے مسلمانوں کے اخلاقی اور دینی اقدار کو تباہ کر دیا ہے۔ کروڑوں مسلمان معاشی تنگی کی وجہ سے روٹی کے دھندے کے بغیر کسی دوسری طرف سوچنے اور دیکھنے کی فرصت نہیں پاتے جبکہ اسلام کا معاشی پروگرام تو وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل تھا۔ اور اسی نظام کی بدولت سرور گرامیؐ نے مکہ معظمہ، ہجرت کے دورانیہ اور غزوہ خندق کے موقع پر پیش گوئیاں فرمائیں تھیں کہ وہ وقت آئے گا مسلمانوں کی معیشت اسقدر مضبوط اور صحیح خطوط پر استوار ہوگی کہ مخیر حضرات مساکین کو ڈھونڈتے پھریں گے لیکن انہیں غریب دستیاب نہیں ہوگا۔

اگر مسلمان حکمران دیانتداری اور دانشمندی کے ساتھ اس نظام کو آج بھی عملاً اپنانے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم رعایا غربت کے ہاتھوں نجات نہ پا سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام معیشت ہمیں عطا فرمایا ہے وہ دولت مند اور غریب کی دنیا اور

Marfat.com

آخرت کے لئے یکساں طور پر سب کے لئے مفید ہے۔ پھر دنیا سیکڑوں سال اس تجربے کے نتائج وثمرات دیکھ چکی ہے۔ اور اس کا متبادل نظام دنیا میں موجود نہیں اور نہ ہی وہ کامیاب ہوسکتا ہے۔ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اور اسلامی نظام معیشت کو چھوڑ کر دوسرے نظام ہائے زندگی کو اختیار کرتے رہیں گے پھر وسعت وکشادگی کے باوجود غربت وافلاس کی چنگل سے نجات نہیں پاسکتے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ○ (طٰہٰ ۱۲۴۔پ۱۶)

اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

اس کربناک صورتحال سے نجات پانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم موجودہ بنکاری نظام چھوڑ کر اسلامی خطوط پر مبنی معیشت اور طرز زندگی کو اپنائیں تو رب کریم کا وعدہ ہے کہ میں ایسے لوگوں پر زمین وآسمان کی برکات کے دروازے کھول دونگا۔ اس کتاب میں زکوٰۃ کے مسائل وفوائد کے ساتھ ان اصولوں کا تذکرہ بھی موجود ہے جن کو اپنا کر ہم اپنی دنیا وآخرت کو خوبصورت اور آسان بنا سکتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ (الاعراف ۹۶۔پ۹)

اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ مگر انہوں نے تو جھٹلایا لہذا ہم نے اس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔

Marfat.com

آپ ﷺ کا فرمان

فَاِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰی یَطُوْفَ اَحَدُکُمْ
بِصَدَقَتِهٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا مِنْهُ

(بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

قیامت نہیں آئے گی جب تک زکوٰۃ دینے والے سرگرداں
پھریں گے لیکن انہیں قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔

Marfat.com

آپ ﷺ کا معاشی پروگرام

عقائد ونظریات کی تبدیلی کے ساتھ مکی دور میں آپکے پروگرام میں یہ بات شامل تھی کہ لوگوں کے معاشی حالات بھی درست ہونے چاہئیں۔آپؐ کے سامنے معاشیات کی درستگی کا واضح نقشہ موجود تھا جسکی روشن مثال ابتدائی ایام کے حوالے سے ہم حدیث کی اعلی ترین کتاب بخاری شریف سے پیش کرنا چاہیں گے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ آپؐ کس اعتماد کے ساتھ معیشت کی بحالی، مستقبل کے آئینے میں دیکھ رہے تھے۔حاتم طائی کے صاحبزادے عدی اب تک مسلمان نہیں ہوئے انکا بیان ہے کہ میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا دو آدمی آپؐ کے سامنے یکے بعد دیگرے معاشی بدحالی اور بدامنی کے بارے میں شکایت کرتے ہیں۔پہلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہؐ معاشی حالات اس قدر ناہموار ہو چکے ہیں کہ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لئے چند لقمے میسر نہیں جبکہ دوسرا امن وامان کی شکایت کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ راستے کٹ چکے۔آپؐ بیت اللہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے شکایت سنتے ہی سیدھے بیٹھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

قَالَ سَمِعْتُ عدِیَ بنَ حَاتِمٍ یَقُولُ کُنْتُ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَجَاءَہُ رَجُلَانِ اَحَدُہُمَا یَشْکُوْ العِیلَۃَ وَالْاٰخِرُ یَشْکُوْ قَطعَ السَّبِیلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِیْلِ فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکَ اِلَّا قَلِیْلٌ حَتّٰی تَخْرُجَ العِیْرُ اِلٰی مَکَّۃَ بِغَیْرِ خَفِیْرٍ وَاَمَّا الْعِیْلَۃُ فَاِنَّ السَّاعَۃَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰی یَطُوْفَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُہَا مِنْہُ ثُمَّ لَیَقِفَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَہٗ ثُمَّ

Marfat.com

لَيَقُولَنَّ لَهُ اَلَمْ اُوتِكَ مَالًا فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى ثُمّ لَيقُولَن الم ارسل اِليك رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى فَيَنظرُ عَنْ يَّمِينِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَاالنار ثم ينظرُ عن شِمَالِهٖ فلا يَرىٰ اِلَا النَّار فَلْيَقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشق تَمرةٍ فاِن لم يَجِدْ فبِكلمةٍ طَيِّبَةٍ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نبیؐ کے پاس موجود تھا کہ آپکی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے ان میں سے ایک معاشی بدحالی اور دوسرا بدامنی کی شکایت کر رہا تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ جو بدامنی ہے عنقریب وقت آنے والا ہے کہ ایک قافلہ مکہ کی طرف بغیر حفاظتی دستے کے آئے گا۔ جہاں تک معاشی بدحالی کا معاملہ ہے تو قیامت اسوقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے صدقے لوگوں کے سامنے پیش کرو گے اور اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ پھر تم اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو گے تمہارے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور نہ کوئی ترجمان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟ آدمی جواب دے گا کیوں نہیں! پھر رب العزت سوال کریں گے کہ کیا میں نے تمہاری طرف اپنا رسول مبعوث نہیں کیا تھا؟ تو جواب دے گا کیوں نہیں! پھر آدمی اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو آگ ہوگی، بائیں جانب بھی آگ ہی آگ دیکھ رہا ہوگا، تم میں سے ہر ایک کو آگ سے بچنا چاہئے اگرچہ اسے آدھی کھجور ہی صدقہ کرنی پڑے، اگر وہ اتنا بھی نہ کر سکے تو دوسرے کو اچھی بات کی تلقین کرتا ہے یہ بھی صدقہ ہی شمار ہوگا۔

یہ پیشگوئیاں آپؐ نے ہجرت کے دوران سو اونٹ کے لالچ میں آ کر پیچھا کرنے والے سراقہ کو اور غزوہ خندق کے موقعہ پر بھی ارشاد فرمائی تھیں۔

اس نظام کی کامیابی کے لئے قرآن مجید کی ہدایات کی روشنی میں آپؐ اور آپکے رفقاء کی معاشی قربانیاں اور غربت کے تدارک کے لئے پھر اس طرح منصوبہ بندی فرمائی کہ جسکی رہتی دنیا تک مثال ملنی مشکل ہے۔تب جا کر وہ ماحول پیدا ہوا جس کی آپؐ نے ابتدائی ایام میں پیشگوئی فرمائی تھی یہ منصوبہ بندی، قرآنی ہدایات کی پیروی اور بے پناہ اخلاص کا نتیجہ تھا کہ ٹھیک 35 سال کے بعد حضرت عثمانؓ اور بنی امیہ کے دور میں حقیقتاً زکوٰۃ دینے والے سرگرداں پھر رہے تھے کوشش وبسیار کے باوجود انہیں زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔جب کہ آج معاشیات کے بین الاقوامی ماہر اور بے پناہ وسائل رکھنے والی حکومتیں بلند بانگ دعوؤں کے باوجود عوام کو دو وقت کی روٹی اور تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور تڑپتے ہوئے مریض کو دوائی فراہم نہیں کرسکیں۔

Marfat.com

مکہ میں معاشی احکامات

دین اسلام کا جمال و کمال یہ ہے کہ یہ ایسے ارکان و احکام پر مشتمل ہے جن کا تعلق ایک طرف خالق کائنات اور دوسری جانب مخلوق کے ساتھ استوار کیا گیا ہے۔ دین فرد کی انفرادیت کا تحفظ کرتے ہوئے اجتماعی زندگی کو ہر حال میں قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے بنیادی ارکان میں کوئی ایسا رکن نہیں جس میں انفرادیت کے ساتھ اجتماعی زندگی کو فراموش کیا گیا ہو۔ توحید و رسالت سے مسلمان فکری اور اعتقادی طور پر یکسو ہو جاتے ہیں۔ جبکہ پانچ وقت کی نماز مسلمانوں کو یک سمت اور ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ روزہ عملی طور پر امرا کے دل میں غریب کی غربت کا احساس دلاتے ہوئے قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب کرتا ہے۔ جب نمازیوں کو رات اور دن میں پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے جڑ کر اللہ کی بارگاہ میں اکٹھے ہونے کا حکم ہے تو شریعت اس بات کو کس طرح گوارا کر سکتی تھی کہ ایک شخص زرق برق لباس پہنے خوشحال زندگی بسر کر رہا ہو اور اس کے ساتھ کھڑے ہونے والا جسم پر چیتھڑے لپیٹے ہوئے زندگی کے تھپیڑے کھاتا رہے۔ لہذا اس سماجی اور معاشی اونچ نیچ اور تہذیبی افراط و تفریط کو توازن کے پیمانے کے قریب رکھنے اور باہمی تعاون کا شعور اور تحریک پیدا کرنے کے لئے قرآن حکیم نے بار بار صدقہ و خیرات کی نہ صرف تلقین اور تعلیم دی بلکہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے سے آنکھیں چرا کر مال اکٹھا کرنے کو جہنم کے انگارے جمع کرنے کے مترادف اور ایسے شخص کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ عملاً قیامت کا بھی منکر ہے۔ جبکہ زکوٰۃ کی فرضیت کا فرمان مدینہ میں جاری ہوا۔

Marfat.com

وَيلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ اِلَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ (الھمزة۔پ ۳۰)

تباہی ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو روبرو طعن اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اسکا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں! وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائیگا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچے گی وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائیگی (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہونگے)۔

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (الماعون۔پ ۳۰)

تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرة ۲۵۴۔پ ۳)

Marfat.com

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی، اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو انکار کی روش اختیار کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے بار بار انتباہ سے مسلمانوں میں یہ ماحول پیدا ہوگیا کہ پوچھتے پھر رہے تھے کہ کم از کم کتنا مال اپنے پاس رکھنا جائز ہے۔ اور کتنا خرچ کرنا چاہئے؟ بعد ازاں زکوۃ کی ادائیگی کے بعد مال رکھنا جائز قرار دیا گیا۔

وَيَسْـئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ (البقرۃ ۲۱۹۔ پ ۲)

پوچھتے ہیں! ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو اس طرح اللہ تمہارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔

زکوٰۃ کی تاریخی حیثیت

تمام انبیائے عظام کی تشریف آوری کا مقصد دین کی اشاعت اور اس کا نفاذ قرار پایا اور دین کا مرکزی نقطۂ نگاہ انسان کی ہر اعتبار سے خیر خواہی قرار دیا گیا۔ اس مفہوم کو آپؐ نے ایک مجلس میں اس طرح بیان فرمایا۔

محفل میں آپؐ جلوہ افروز ہیں اچانک ایک شخص سوال کرتا ہے کہ جناب دین کا مقصد کیا ہے؟ آپؐ بلا تامل یہ ارشاد فرماتے ہیں

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین خیر خواہی کا نام ہے۔

یہ خیر خواہی صرف ہدایت وراہنمائی ،تعلیم وتلقین پر ہی بس نہیں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ عملی نظام قائم کیا گیا۔ کیونکہ بیمار کو دوائی کی ضرورت ہے اور بھوکا کھانے کے بغیر سیر نہیں ہوسکتا فقط وعظ ونصیحت سے دکھیارے کے دکھ کا علاج ممکن نہیں اسے تو عملی اور مالی تعاون کی ضرورت ہے جب تک ایسا نہیں ہوگا اس کی تکلیف رفع نہیں ہوسکتی۔
اسی بنا پر تمام انبیاءؑ نے اپنے اپنے دور میں حکمِ خداوندی سے زکوٰۃ کو لازم اور فرض قرار دیا خاص کر بنی اسرائیل کے تذکرے میں اسکو خدائی عہد وپیمان کا نام دیا گیا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ o وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ o (انبیاء۷۲،۷۳۔پ۱۷)

اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحاق عطا کیا اور یعقوب اس پر مزید اور ہر ایک کو صالح بنایا۔ اور ہم نے ان کو امام بنا دیا۔ جو ہمارے حکم سے راہنمائی کرتے تھے اور ہم نے

انہیں وحی کے ذریعے نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا o وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا o (مریم ٥٤، ٥٥ پ١٦)

قرآن مجید میں سے اسماعیل کا تذکرہ کیجئے۔ بلاشبہ وہ عہد کے سچے رسول، نبی تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے۔ اور اپنے رب کے ہاں نہایت ہی پسندیدہ انسان تھے۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا o وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا o (مریم ٣٠، ٣١ پ١٦)

میں اللہ کا بندہ ہوں (عیسیٰ) اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔ اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا اور زندگی بھر کے لئے نماز، زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ o (البقرۃ ٨٣ پ١)

یاد کرو جب اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ ماں باپ، رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے اور اب تک پھرے ہوئے ہو۔

Marfat.com

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِن بَعْدِ مَاجَآءَ تْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البينة ٤، ٥ پ ٣٠)

پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں تفرقہ برپا نہیں ہوا مگر اس کے بعد ان کے پاس (راہ راست) کا واضح بیان آچکا تھا۔ اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یہی نہایت صحیح درست دین ہے۔

امّت مسلمہ کو ارشادات

قرآن مجید میں تقریباً 82 مقامات پر زکوٰۃ کا ذکر موجود ہے کبھی تو پہلی امتوں اور انبیاء کے حوالے سے اور کبھی امت محمدیہ کو براہ راست احکام جاری فرمائے۔ اسلام کے بنیادی ارکان کی طرح زکوٰۃ کو بھی مسلم اور غیر مسلم کے درمیان حد فاصل کے طور پر بیان فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں کا وسیلہ قرار دیا۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (توبة ١١۔ پ ١٠)

پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور جاننے والوں کے لئے ہم اپنے احکام واضح کئے دیتے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (توبہ ٧١۔ پ ١٠)

مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۝ (المائدہ ۱۲۔پ ٦)

اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں بارہ نقیب مقرر کئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کی مدد کی اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے تو یقین رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی مگر اس کے بعد تم میں سے جس نے کفر کی روش اختیار کی تو درحقیقت اس نے سیدھا راستہ گم کر دیا۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ (مزمل ۲۰۔پ ۲۹)

نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے

Marfat.com

بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (مائدة ٥٥، ٥٦۔)

تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔

۵۸۲۳۷

Marfat.com

مدینہ میں زکوٰۃ کی فرضیت کا اعلان

جیسا کہ ابھی ذکر ہوا کہ مکی دور میں صدقہ وخیرات کو زکوۃ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے ادائیگی زکوٰۃ کے لئے ذہن سازی کی جارہی تھی تاکہ آگے چل کر نظام زکوٰۃ کی بنیاد رکھی جاسکے۔ چونکہ مکہ معظمہ میں چند لوگوں کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی غالب اکثریت فاقہ مست اور محنت کش افراد پر مشتمل تھی اس لئے زکوٰۃ کا تذکرہ صدقہ وخیرات کے معنیٰ میں کیا جاتا رہا۔ ہجرت سے مسلمانوں کو آزاد ماحول اور مدینہ طیبہ کی شکل میں ایک مرکز حاصل ہو چکا تھا۔ اس طرح دنیا میں پہلی اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی جس کے لئے باضابطہ فنڈ کا قیام لازمی تھا۔ اب زکوٰۃ کو نفلی صدقہ وزکوٰۃ کی بجائے فرضیت کا درجہ دے دیا گیا۔ قرآن مجید نے نماز، زکوٰۃ کی ادائیگی کو مسلمانوں پر فرض قرار ہی نہیں دیا بلکہ مسلم اور کافر کے درمیان حدِ امتیاز مقرر فرمایا ہے اسی بنیاد پر حضرت ابوبکرؓ نے اعلان کیا تھا

وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۔ (مشكوٰة كتاب الزكوٰة)

اللہ کی قسم میں نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے والوں کے خلاف جنگ کرونگا۔

حضرت ابوبکرؓ کے اقدام کا سبب یہ تھا کہ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کو یکجا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ترتیب اور یکسانیت کی وجہ سے کوئی فرد یا وفد حلقہ دین میں شمولیت کا اظہار کرتا تو آپؐ اس پر دوسرے احکامات کے ساتھ یہ شرط عائد فرماتے کہ صاحب نصاب ہونے کی صورت میں تمہیں ہر حال زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن جریرؓ بجلی ذکر کرتے ہیں کہ جب میں آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کررہا تھا تو آپؐ نے حکم فرمایا کہ توحید ورسالت کے اقرار کے ساتھ تمہیں نماز

Marfat.com

اور زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی ایسے ہی آپؐ کے پاس قبیلہ عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے ان الفاظ کے ساتھ ان کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ فرمایا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْقَوْمُ اَوْمَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْبِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاتِیَكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِالْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَكَ هٰذَاالْحَیُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَ نَا وَنُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ صِیَامِ رَمَضَانَ وَ اَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَ نَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَ النَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْابِهِنَّ مَنْ وَّرَائَكُمْ ۔ (مشکوۃ، باب الایمان)

حضرت ابوحمزہؓ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا کہ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی اکرمؐ کے پاس قبیلہ عبدالقیس کا وفد آیا اور آپؐ سے عرض کرنے لگا کہ ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں۔ ہمارے اور مدینہ کے درمیان کفار کا مضر قبیلہ ہے جس کے ساتھ ہماری شدید دشمنی ہے اس لئے ہم احرام مہینوں کے علاوہ آپؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ ہمیں ایسے مسائل بتلائے جائیں جن پر ہم اور ہمارے پیچھے رہنے

والے لوگ عمل پیرا ہوں۔ آپؐ نے اس مجلس میں فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار کاموں سے روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے بغیر کسی کو الٰہ تسلیم نہ کرنا۔ اس کے ساتھ ہی آپؐ نے انگلی اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدت کا اشارہ فرمایا۔ پھر حکم دیا کہ نماز اور زکوٰۃ کا التزام کرتے ہوئے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرواتے رہنا۔ اس کے بعد شراب پینے کے چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ (مشکوۃ، باب الایمان)

حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کرے نبیؐ نے فرمایا تو نے ایک نہایت اہم مسئلہ کے بارے پوچھا ہے۔ بے شک یہ آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسانی فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

Marfat.com

زکوٰۃ کا اجتماعی نظام

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۝ (الصف ۹۔پ ۲۸)

اس اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اس لئے جلوہ گر فرمایا کہ وہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

دین انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی اور عالمگیر انقلاب کا داعی ہے۔اس لئے اس نے اپنی تحریک اور کام کو صرف ایک فرد کی تعلیم و تربیت تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ قابل قدر عملی نظام کا ایک جامع نقشہ پیش کرتا ہے۔ مکے میں تو ایسے حالات پیدا نہ ہو سکے لیکن مدینہ میں جب مسلمانوں کے معاشی حالات اس قابل ہوئے کہ وہ نظام زکوٰۃ کو نافذ کر سکیں تو درج ذیل احکام نازل ہوئے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَکِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۰۳)

اے نبی! تم ان کے اموال سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ اور انکے حق میں دعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری دعا ان کے لئے وجہ تسکین ہوگی اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اس کو عملی شکل دینے کے لئے آپ ﷺ نے حساب و کتاب جاننے والے صحابہ کرامؓ کو تحریری اور زبانی احکامات کے ساتھ مختلف علاقہ جات میں تعینات فرمایا۔ ان میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ جیسی ممتاز شخصیات شامل تھیں۔

Marfat.com

آپ ﷺ اپنی حیات مبارکہ کے آخری سال حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر مقرر فرماتے ہوئے یہ ہدایات جاری کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثَ مَعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (متفق علیه، بحواله مشکوٰة)

یا معاذ! آپ ایسی قوم کے پاس جارہے ہیں جو اہل کتاب ہیں جب تم ان سے ملاقات کرو تو ان کو توحید ورسالت کی دعوت دینا جو اس دعوت پر ایمان لے آئیں ان کو اس بات کی تعلیم دیں کہ اللہ تعالیٰ نے رات اور دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو پھر ان کو بتلائیں اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے صاحب نصاب لوگوں سے وصول کر کے انہی کے غرباء پر تقسیم کی جائے۔ زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے عمدہ ترین مال لینے کی بجائے درمیانے درجے کے مال (جنس اور جانور) وصول کئے جائیں۔ کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے، مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل نہیں۔ (مشکوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ) حضرت معاذؓ اپنی تقرری کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ وَمَعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشْعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اِلْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا (مشکوۃ، باب الرقاق)

جس وقت رسول اکرمؐ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو آپؐ الوداع کرنے کے لئے بنفس نفیس میرے ساتھ مدینے سے باہر نکلے جب کہ میں سوار تھا اور آپؐ پیدل چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپؐ سواری پر جلوہ افروز ہوں اور میں پیدل آپؐ کے ساتھ چلتا ہوں لیکن آپؐ نے ایسا کرنے سے حکماً روک دیا آپؐ پیدل چلتے ہوئے مجھے وصیت فرماتے جا رہے تھے۔ آخر میں آپؐ نے فرمایا کہ معاذ جب اگلے سال واپس آؤ گے تو میری قبر اور مسجد کی زیارت کرو گے لیکن تم مجھے نہیں دیکھ پاؤ گے۔ حضرت معاذؓ زار و قطار رونے لگے تب آپؐ نے اپنا چہرہ مبارک مدینہ کی طرف کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں وہ چاہے کسی قبیلے اور علاقے سے تعلق رکھنے والے ہوں۔

حکومت کی ذمہ داریاں

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (حج ۴۱۔ پ۱۷)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے،

Marfat.com

زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام کام کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ (الذریت ۱۹۔پ ۲۶)

اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا بھی حق تھا۔

عدل وانصاف کی دنیا میں کسی کا حق دبانے والے کو حرام خور اور ظالم قرار دیا جاتا ہے۔ دنیائے انصاف کی بستی میں وہ ظالم اور سفاک ہی سمجھا جائیگا۔ چاہے وہ کتنا ہی مہذب اور دوسرے اعمال کے حوالے سے نیک ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے معاشرے کا اخلاقی دباؤ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ظالم سے ہر حال میں مظلوم کا حق دلوائے۔ اسی بنیاد پر حضرت خلیفہ اول نے آپ ؐ کی وفات کے بعد زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف تلوار استعمال کی تھی اور فرمایا تھا۔ میرا یہ اقدام اس وقت تک جاری رہے گا جب تک زکوٰۃ کی ایک رسی بھی کسی کے ذمہ رہے گی۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک حکمران غریبوں کے حقوق کے لئے مال دار اور طاقت ور طبقہ کے خلاف تلوار لے کر نکلا ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَکْرٍ بَعْدَهٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ

Marfat.com

مَنَعُوْنِیْ عِنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ صَدَرَ أَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (مشکٰوۃ،کتاب الزکوۃ۔بخاری،مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرمؐ کے انتقال کے بعد جناب ابو بکرؓ خلیفہ بنے تو عرب میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا جب خلیفہ اول نے ان کے خلاف قتال کا ارادہ کیا تو جناب عمر بن خطابؓ کہنے لگے کہ آپ ان لوگوں کے خلاف کس طرح قتال کر سکتے ہیں؟ جبکہ نبی اکرمؐ نے فقط یہ فرمایا تھا کہ مجھے ایک الٰہ نہ ماننے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو اس کے مال وجان محفوظ ہو گئے۔ اب اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ جواباً حضرت ابو بکرؓ نے کہا اللہ کی قسم میں ان کے خلاف ضرور جنگ کروں گا جو زکوٰۃ اور نماز کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ جبکہ زکوٰۃ اللہ کا مال ہے۔ یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک وہ بھیڑ کا وہ بچہ میرے سپرد نہ کر دیں جو زکوٰۃ کی صورت میں نبی اکرمؐ کو ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم اس کے بعد مجھے انشراح صدر ہوا جس طرح حضرت ابو بکرؓ کو ان کے خلاف قتال کرنے کے بارے میں اطمینان تھا۔ کیونکہ ابو بکرؓ یقینی طور پر حق پر تھے۔

اللہ کا دیا ہوا خرچ کرو سب کچھ اسی کا ہے

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ (نور ۳۳۔پ ۱۸)

اور ان کو اس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ (طٰہٰ ٦۔پ ١٦)

Marfat.com

مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو مٹی کے نیچے ہے۔

عزرائیل کے آنے سے پہلے خرچ کرو

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ o (المنافقون ۱۰۔پ۲۸)

اور تم اپنی موت سے قبل اللہ کی راہ میں اپنے رزق سے خرچ کرو اس وقت سے پہلے کہ تم میں سے کوئی کہے کہ کاش مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی تو میں صدقہ کر لیتا اور صالح نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ o (ابراهیم ۳۱۔پ۱۳)

اے نبی، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہدو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے راہ خیر میں خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔

اخلاصِ نیت کے ساتھ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o (بقرة ۲۵٦۔پ۳)

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

Marfat.com

دین اسلام جبر و اکراہ کی تحریک نہیں وہ اپنے آپ کو منوانے کے لئے تشدد پسند نہیں کرتا البتہ تسلیمات کے دائرہ میں آجانے کے بعد انحراف و ناپسندگی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اس کی تعلیم یہ ہے کہ حقائق کو تسلیم کرنے کے بعد خلوص نیت کے ساتھ سمع واطاعت کا رویہ اپنالو۔ دین نمود ونمائش، شہرت، ریا کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے للّٰہیت اور رغبت ورضامندی کے جذبات کی حوصلہ افزائی کی فضا پیدا کرتے ہوئے وضاحت کرتا ہے کہ انسان کے سارے کردار کا انحصار جذبات ونظریات پر ہے اس کو نیت کا نام دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ جو کام بھی کریں وہ ایک دوسرے پر احسان اور برتری ثابت کرنے کے لئے نہیں بلکہ مالک حقیقی کی رضا کے لئے انجام دیں اس سے نیکی کرنے والے کا قلبی لگاؤ خالق حقیقی کے انعام واکرام کی طرف ہوتا ہے۔ دوسری عبادات کی طرح زکوٰۃ وصدقات دیتے وقت بھی اخلاص نیت ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ (بخاری، باب کیف کان بدا الوحی)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور آدمی کے لئے وہی ہے جسکی اس نے نیت کی، جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہے وہ اس کو پالے گا اور جسکی کسی عورت کے لئے ہے کہ اس سے شادی کرے پس اس کی ہجرت اسکی طرف ہے جسکی طرف اس نے ہجرت کی۔

Marfat.com

بے پناہ اخلاص

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ و الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (حشر ۹۔پ ۲۸)

جوان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لاتے ہوئے دارالھجرت میں مقیم تھے یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا جائے اس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور بلکہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچالئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

انعام واکرام کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نیک بندوں کے بارے مں سورۃ دھر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو منتیں پوری کرتے ہیں اور قیامت کے احتساب سے پناہ مانگتے ہیں اور اشتہا ہونے کے باوجود مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔اس آرزو پر کہ ان کا رب ان سے راضی ہو جائے اور اس نیکی پر وہ کسی سے بدلے اور شکر گزاری کی تمنا نہیں رکھتے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ (الدھر ۸۔۹۔پ ۲۹)

وہ مال کی محبت کے باوجود مساکین، یتامیٰ اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں (ان کے جذبات یہ ہیں) کہ ہم شکریہ اور بدلے کی طلب میں نہیں بلکہ تمہیں اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں۔

Marfat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

〈البقرة ۲۶۷۔پ۳〉

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو

Marfat.com

اموالِ زکوٰۃ

سونا، چاندی

سونا، چاندی (زیور، سونا چاندی کے برتن)

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍO (التوبہ ۳٤)

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔

زمین کی پیداوار

وَھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُہٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِھًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِہٍ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَO (الانعام ۱٤۱۔پ ۱٤)

وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کیے، کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کھاؤ ان کی پیداوار جبکہ یہ پھلیں۔ اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

معدنیات

معدنیات (پٹرول، گیس، کوئلہ، اور دیگر زمین سے نکلنے والے خزائن کی آمدنی پر سالانہ بچت پر زکوٰۃ ہوگی)

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ۔ (البقرۃ ۲۶۷)

اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالا ہے اس میں سے بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو۔

جانور

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (النحل ۵ تا ۷۔ پ ۱۴)

اس نے جانور پیدا کئے جن میں تمہارے لئے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی۔ ان میں تمہارے لئے جمال ہے جبکہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور شام انہیں واپس لاتے ہو۔ وہ تمہارے لئے بوجھ ڈھو کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

سونے چاندی کا نصاب

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

Marfat.com

وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ (بخاری، باب زکوۃ الورق)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ کُلِّ عِشْرِیْنَ دِیْنَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِیْنَارٍ وَمِنَ الْاَرْبَعِیْنَ دِیْنَارًا دِیْنَارًا (رواہ ابن ماجہ، صحیح)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں سے روایت ہے کہ نبیؐ ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکوٰۃ لیتے تھے اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ)۔

اب علمائے پاکستان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے ملکی اوزان کے مطابق ۲۰۰ درہم (چاندی) کا وزن ساڑھے باون تولہ اور ۲۰ دینار (سونا) کا وزن ساڑھے سات تولہ ہے اس لئے معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے مالک ہر مسلمان کے لئے اس نصاب کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے نقدی کی زکوٰۃ کا نصاب گرام۔ جن چوپائے (جانوروں) کی زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے وصول کی ہے اور آج تک تمام مسلمانوں کا اس پر عمل ہے، تین قسم کی ہیں۔

ساڑھے سات تولہ	=	87 گرام	479 ملی گرام
چاندی ساڑھے باون تولہ	=	612 گرام	35 ملی گرام
5 وسق کا وزن	=	18 من 30 کلو تقریباً	

Marfat.com

زیورات کی زکوٰۃ

زیورات سے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے علماء کے دو بنیادی دلائل ہیں ایک یہ کہ زیورات زیر استعمال رہنے والی اشیاء میں شامل ہیں دوسرا نبی محترمؐ نے زکوٰۃ کے بارے میں جو احکامات جاری کئے سونا چاندی کے علاوہ زیور کی زکوٰۃ کا ان میں الگ ذکر نہیں پایا جاتا اس خیال کے باوجود اس نقطہ نظر کے حاملین ان احتیاطوں کو ضروری خیال کرتے ہیں۔

۱۔ روزمرہ کے استعمال زیورات کی بھی احتیاطاً ایک دفعہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

۲۔ غیر معمولی اور کبھی کبھی پہنے جانے والے زیورات پر سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۳۔ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے تا کہ بوقت ضرورت کام آئے نصاب سے زیادہ زیورات پر سالانہ زکوٰۃ لازم ہے۔

آپ کے درج ذیل ارشاد کی روشنی اور ان دلائل کے ہوتے ہوئے حنفی اور اہلحدیث علماء کی غالب ترین اکثریت کا فیصلہ ہے کہ زیورات کی زکوٰۃ فرض ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ بِابْنَةٍ لَهَا فِی يَدِابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ عَظِيْمَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا، قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَوَارَيْنِ مِنَ النَّارِ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ (ابوداؤد، باب الکنز ما هو وزکوٰة الحلی)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور ان کے باپ اپنے والد کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے پاس ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ حاضر ہوئی اور بچی نے سونے کے بھاری کنگن پہن رکھے تھے۔ آپؐ اس کی والدہ سے پوچھتے ہیں کیا تم ان چوڑیوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو اس نے

Marfat.com

عرض کیا نہیں، آپ ؐ فرماتے ہیں کیا تم پسند کرتی ہو کہ قیامت کے دن اس بچی کو آگ کی چوڑیاں پہنائی جائیں، یہ سنتے ہی بچی کی ماں نے بچی کے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار کر صدقہ کر دیں۔

نقدی کا نصاب

علماء اور اسلامی نظریاتی کونسل نے نقدی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم قرار دیا ہے۔ جس شخص کے پاس کاروبار، بنک، گھر میں سارا سال اتنا سرمایہ ہو وہ صاحب نصاب سمجھا جائے گا۔ اسے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

اونٹ، گائے، بکری

واضح رہے کہ زکوٰۃ میں بھینس گائے کی اور بھیڑ اور دنبہ بکری کی قسم شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا نصاب اور زکوٰۃ وہی ہے جو گائے اور بکری کی ہے۔

تینوں قسم کے جانوروں کی زکوٰۃ کے جدول

اونٹ

۵ سے ۹ تک	۱ بکری
۱۰ سے ۱۴ تک	۲ بکریاں
۱۵ سے ۱۹ تک	۳ بکریاں
۲۰ سے ۲۴ تک	۴ بکریاں
۲۵ سے ۳۵ تک	ابنت مخاض سال کی اونٹنی
۳۶ سے ۴۵ تک	ابنت لبون دو سال کی اونٹنی
۴۶ سے ۶۰ تک	احقہ تین سال کی اونٹنی
۶۱ سے ۷۵ تک	اجذعہ چار سال کی اونٹنی

۷۶ سے ۹۰ تک	۲ بنت لبون
۹۱ سے ۱۲۰ تک	۲ حقہ

۱۲۰ کے بعد ہر دس کے بعد کل تعداد چالیس اور پچاس کے دو ہندسوں پر تقسیم ہو جاتی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَاِنْ زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَّمِائَۃَ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ۔ (مشکوٰۃ، باب ما یجب منه الزکوٰۃ)

یعنی اگر اونٹ ۱۲۰ سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں بنت لبون اور ہر ۵۰ میں حقہ ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

۳۰ سے ۳۹ تک	۱ تبیع یا تبیعہ ۱ سال کا بچہ نر یا مادہ
۴۰ سے ۵۹ تک	۱ مسن یا مسنہ ۲ سال کا نر یا مادہ جس کے دو دانت دوبارہ اگ چکے ہوں
۶۰ سے ۷۰ تک	۱ مسنہ اور ایک تبیعہ نر یا مادہ

اس کے بعد ہر دس کے اضافہ سے کل مال ۳۰ اور ۴۰ کے دو ہندسوں پر تقسیم ہو جاتا ہے مثلاً ۷۰ پر ۱۰ ازیادہ کئے تو ۸۰ ہو گئے یہ ۲ دفعہ ۴۰ پر تقسیم ہو جاتا ہے اس لئے اس میں ۲ مسنے زکوٰۃ ہو گی ۸۰ پر ۱۰ ازیادہ کئے تو ۹۰ ہو گئے یہ عدد ۳۰ پر ۳ دفعہ تقسیم ہوتا ہے۔ اس میں زکوٰۃ ۳ تبیع دینا ہو گی۔ ۹۰ پر ۱۰ ابڑھائے تو ۱۰۰ ہو گئے یہ ۳۰ پر دو دفعہ اور ۴۰ پر ایک دفعہ تقسیم ہوتا ہے اس میں دو تبیع اور ایک مسنہ دینا پڑیگا۔

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا وَجَّھَهُ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ یَّاخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْتَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً (مشکوٰۃ، باب ما یجب فیه الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو اسے حکم دیا کہ وہ ہر ۳۰ گائیوں

Marfat.com

میں ایک سال کا بچھڑا (نر یا مادہ) اور ہر ۴۰ میں دو سال کا بچھڑا (نر یا مادہ) زکوٰۃ وصول کرے۔

بکریوں کی زکوٰۃ

بھیڑ بکری اور دنبہ یہ سب ایک قسم ہیں اس لئے یہ الگ الگ یا مل کر نصاب کو پہنچ جائیں تو ان کی زکوٰۃ مندرجہ ذیل طریقہ پر ادا کی جائے گی۔

۴۰ سے ۱۲۰ تک	۱ بکری
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک	۲ بکریاں
۲۰۱ سے ۳۰۰ تک	۳ بکریاں

اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ واجب ہوگی ۳۰۰ سے لے کر ۳۹۹ تک ۳ بکریاں جب ۴۰۰ پوری ہوگی تب ۴ بکریاں دینی پڑیں گی اسی طرح ۵۰۰ پوری ہونے پر ۵ اور ۶۰۰ پوری ہونے پر ۶ بکریاں دینا ہوں گی اسی ترتیب کے ساتھ۔ ۴۰ سے کم بکریوں پر زکوٰۃ واجب نہیں اگر مالک دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر اس کا یہ نفلی صدقہ ہوگا۔ فرض زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

نوٹ: گنتے وقت بکریوں میں ان کے بچے بھی شمار کیے جائیں گے مگر زکوٰۃ میں کوئی بچہ نہیں لیا جائے گا زکوٰۃ میں مسنہ بکری ہی لی جائے گی۔ اگر دنبہ اور بھیڑ کی قسم سے ہو تو جذعہ (۱ سال کی) بھی کفایت کر سکتی ہے۔

سامان تجارت پر زکوٰۃ

عن سمرة بن جندب ان رسول الله ﷺ كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذى نعد للبيع۔ (ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم کا حکم تھا کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ نکالیں جس کی ہم خرید و فروخت کرتے ہیں۔

Marfat.com

زکوٰۃ سے مستثنیٰ (Exemptional) اشیاء

شریعت نے دنیادار حکمرانوں کی طرح اندھادھند ٹیکس اور محصولات اکٹھا کرنے کی مہم نہیں چلائی۔ پسماندہ طبقات سے تعاون اور معاونت کی زوردار تحریک کے باوجود اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ زکوٰۃ کی صورت میں تعاون کرنے والے دولت مند حضرات اسکو عبادت، خیر خواہی اور اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر کے جذبہ سے پروان چڑھے۔ اس لئے زکوٰۃ کے احکامات کا نفاذ کرتے ہوئے فراخ دلانہ اور نہایت ہی منصفانہ انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والے ٹیکس یا تاوان سمجھ کر نہیں، عبادت اور احسان شناسی کے جذبے سے یہ ادا کریں۔ مراعات کا اعلان کرتے ہوئے دولت مند کی محنت سے حاصل کی ہوئی سہولیات کا نہ صرف تحفظ کیا گیا بلکہ انہیں کلیۃ زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ اس طرح وہ سال بھر کھلے ہاتھ اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد باقی ماندہ رقم سے صرف ڈھائی فیصد ادا کرتا ہے۔ تاکہ پیداواری اور کاروباری صلاحیتیں رکھنے والوں کے کام میں رکاوٹ یا ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالا جائے جس سے ساری معیشت ہی بحران کا شکار اور چلتے ہوئے یونٹ بیمار اور لوگ کرپشن کے راستے تلاش نہ کریں۔ مخیرّ حضرات کی حوصلہ افزائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس تعاون کو اپنی ذات کے لئے قرضہ قرار دیتے ہوئے مال دار کو یقین دہانی کروائی کہ دنیا کی عارضی نعمتوں کے بدلے تمہیں دائمی آرام اور جنت کی نعمتوں سے نوازا جائیگا۔

۱۔ سال بھر جو کھالیا پہن لیا اور خرچ کرلیا

۲۔ رہائشی مکان چاہے کتنا بڑا بنگلہ ہو اور پلاٹ جو گھر بنانے کے لئے ہو

۳۔ ذاتی استعمال کی سواریاں

Marfat.com

۴۔دکان بمعہ سامان ڈیکوریشن اور باردانہ

۵۔فیکٹری اسکار قبہ اور مشینری

۶۔ڈیڈ منی اور لیا ہوا قرض

۷۔کاروبار کرنے کے تمام وسائل، ٹرانسپورٹ، کراکری، ٹینٹ سروس اور لوڈر مشینری ٹیوب ویل، ٹریکٹر، ٹرالی، گندم مشین، کرایہ پر دیا ہوا مکان، بلڈنگ ان کی قیمت پر نہیں آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔

زکوٰۃ کا دورانیہ

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ (راه الترمذي، باب لا زكوة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

انسانی زندگی فکر و عمل کی تطہیر اور پاکیزگی کا ہی نام نہیں بلکہ اسے اپنی بقا و قیام کے لئے اور بھی بہت سی چیزیں درکار ہیں۔ اسلام عمل کا داعی ہے وہ نہایت ہی خوبصورت قابل عمل نظام کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اہل ثروت کو غرباء کی ضروریات کی بجا آوری کا حکم دیتے ہوئے اس بات کو ادھورا چھوڑ دے کہ مال دار جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ زکوٰۃ جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا مال ہے اسکی تقسیم اگر اچھے انداز سے نہ ہو سکے تو زکوٰۃ کے کروڑوں روپے ضائع ہونے کا اندیشہ اور دوسری طرف غربت میں اضافہ ناگزیر ٹھہرتا ہے۔ قرآن مجید نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا بار بار فقط حکم ہی نہیں دیا بلکہ اس کے مصارف کی ایک فہرست بھی بیان فرمائی تاکہ حق دار

Marfat.com

محروم نہ رہ سکیں اور جن کے ذمے واجب الادا رقم ہے وہ پھر پھرا کر اپنوں کو ہی تقسیم نہ کرتے جائیں۔

تقسیم کا شرعی طریقہ

اسلام سے قبل حاکموں، بادشاہوں اور سرداروں کا اصول یہ تھا کہ وہ لوگوں کی آمدنی سے دسواں حصہ وصول کرتے اور اپنی شان وشوکت اور عظمت واقتدار پر خرچ کرتے اس طرح غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کی کمائی حاکموں کی ذات، خاندان اور انکے للّے تللوں پر خرچ ہو جاتی۔ اسلام نے انکی اجارہ داری کو دو طرح ختم کیا ایک تو دس فیصد کی بجائے زکوٰۃ کی صورت میں چالیسواں حصہ مقرر کرتے ہوئے اس کو صرف غرباء اور مساکین کا حق قرار دیا۔ اور اس میں امیروں کے لئے ایک پیسہ کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ پھر اس میں یہ اصلاح بھی فرمائی کہ علاقے کی زکوٰۃ کے حق دار پہلے وہاں کے رہنے والے غریبوں اور مستحقین کو ٹھہرایا۔ آپؐ نے حضرت معاذؓ کو یمن کا عامل بنایا تو یہی حکم دیا تھا کہ وہاں کے اغنیاء سے زکوٰۃ وصول کر کے انہیں کے غرباء میں تقسیم کر دینا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ إِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ فَاعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ اِفْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ (رواہ البخاری)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا لوگوں کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے اپنی وصیت میں یہ بات بھی فرمائی تھی کہ دیہاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا انکے دولتمندوں سے زکوٰۃ لے کر انہیں کے مساکین میں تقسیم کرنا۔

اگر علاقے سے زکوٰۃ زائد ہو یا ایک علاقے کے لوگوں سے دوسری جگہ کے لوگ زیادہ مستحق ہوں یا کوئی دینی، رفاہی ادارہ اور مستحق رشتہ دار دور ہوں تو زکوٰۃ کا کچھ حصہ وہاں خرچ کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ لیکن علاقے کے دینی اداروں، غرباء اور حقداروں کا حق ہر صورت فائق رہے گا۔ انکو محروم کر کے ساری زکوٰۃ دوسری جگہ منتقل کرنا اللہ کے رسول کی واضح نافرمانی ہے۔ اموی دور میں حضرت عمرانؓ کو زکوٰۃ کی وصولی کیلئے بھیجا گیا تو واپسی پر ان سے مال کا سوال کیا گیا تو انھوں نے خلیفہ وقت کو اس طرح جواب دیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اُسْتُعْمِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهُ اَيْنَ الْمَالُ؟ قَالَ وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِيْ؟ اَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَاْخُذُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ (باب الصدقة ابن ماجه)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہیں زکوٰۃ کا تحصیل دار مقرر کیا گیا جب وہ واپس تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کیا آپ نے مجھے مال لانے کے لئے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہد رسالت میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ دیتے ہیں جہاں عہد رسالت میں بانٹ دیا کرتے تھے۔ لہذا میں نے تقسیم کر دیا ہے۔

Marfat.com

مصارف زکوٰۃ کی فہرست

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌo (توبہ ۶۰۔پ ۱۰)

یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر طرح کا علم اور حکمت رکھنے والا ہے۔

1- فقراء:

جو لوگ بیماری، مصیبت یا محنت و مشقت کے باوجود اپنی بنیادی ضروریات پوری نہ کرنے کی وجہ سے مانگنے پر مجبور ہوں۔

2- مساکین:

ایسے حاجت مند افراد جو گردش ایام کا شکار ہیں مگر طبعی اور خاندانی شرم وحیا کی وجہ سے کسی کے سامنے دست دراز کرنے کی جرات نہیں رکھتے جب کہ عام آدمی انہیں بے نیاز اور خود کفیل سمجھتا ہے۔

3- عاملین:

جو لوگ زکوۃ وصدقات اکٹھا کرنے کی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہوں۔ بے شک وہ ضرورت مند نہ ہوں گویا کہ محکمہ زکوۃ کے عملے کے لوگوں کو تنخواہیں اور مراعات دی جاسکتی ہیں

4- تالیف قلب:

زکوۃ کسی غیر مسلم کو دینی جائز نہیں سوائے ایسا آدمی کہ جس کے بارے میں توقع ہو کہ یہ اسلام قبول کرلے گا یا کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والا ہو۔

5- غلام کی آزادی:

اسلام بنیادی طور پر غلامی کے سخت خلاف ہے اس کا نقطہ نظر ہے کہ اللہ تعالی نے ہر انسان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ عقیدہ توحید آزادی کا علمبردار ہے اس لئے اسلام کی کوشش ہے کہ اللہ اور اسکے رسولؐ کی غلامی کے علاوہ لوگوں کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کر دیا جائے اسکے لئے کئی گناہوں کا کفارہ غلام کی آزادی قرار پایا اور زکوۃ کی صورت میں اسکے لئے مستقل فنڈ قائم کر دیا گیا تاکہ آزادی کی تحریک کا تسلسل قائم رکھا جا سکے۔

6- ابن سبیل:

سفر کے بندے سے مراد مسافر ہے۔ سفر ذاتی، دینی، تجارتی یا ملی معاملات کے لئے ہو۔ آپؐ نے سفر کو مشکل امور میں شمار کیا ہے۔ مالی، جانی حادثے کی وجہ سے مسافر حاجت مند ہو تو اس پر زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے چاہے وہ اپنے گھر میں صاحب مال ہی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ غریب الوطن اور گھر کی سہولیات سے محروم ہے شریعت نے اس کی عارضی مشکل کا بھی حل پیش فرمایا۔

7- قرض سے نجات:

آدمی مالی طور پر زیر بار ہونے کی وجہ سے اکثر اعصابی دباؤ کا شکار رہتا ہے۔ ایک حساس اور شریف النفس انسان اس بوجھ کو بسا اوقات اس شدت کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ وہ جسمانی طور پر بھی کئی عوارض کا شکار ہو جاتا ہے۔ قرض وہ مصیبت ہے جس

Marfat.com

سے فرد ہی نہیں قومیں بھی دوسروں کی غلام ہو جاتی ہیں۔ بظاہر وہ ایک آزاد ملک کے باشندے ہوتے ہیں لیکن ان کی کوئی پالیسی اور اٹھنے والا قدم آزاد نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے نبی کریمؐ ہمیشہ قرض سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں پسماندہ طبقے کو قرض سے نجات دلانے کے لئے زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں سے ایک مد مخصوص فرمائی تا کہ قرض کے بارگراں سے خلاصی پا سکیں۔ بعض اہل علم نے یہ شرط لگائی ہے کہ ایسے قرض دار پر زکوٰۃ جائز ہوگی جو عیاشی اور فضول خرچیوں کی وجہ سے زیر بار نہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مقروض کے کردار کا جائزہ لینا ضروری ہے لیکن بسا اوقات ایسا ہوا کرتا ہے کہ آپ کسی آوارہ کردار شخص کو قرض کی غلامی سے نجات دلوائیں تو وہ آپ کے ہمدردانہ کردار کی وجہ سے زندگی بھر کے لئے اپنا رویہ تبدیل کر لیتا ہے۔ اس لئے اہل ثروت کا فرض ہے کہ وہ مقروض فرد یا خاندان کو اپنی زکوٰۃ کے ذریعے نجات دلوائیں۔

8-فی سبیل اللہ:

قرآن مجید میں اکثر مقامات میں فی سبیل اللہ کا لفظ قتال اور جہاد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس بناء پر اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ زکوٰۃ فی سبیل اللہ کے حوالے سے صرف مجاہد اور اس کی جنگی ضروریات پر خرچ کی جا سکتی ہے مگر قرآن مجید نے جہاد فی سبیل اللہ کی اصطلاح کو ایک جامع معنوں میں استعمال کیا ہے۔ لہذا قتال کے متعلقات تک محدود کرنا دوسرے دینی امور کو عملاً صرف نظر کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے اہل علم کے بڑے طبقے کا خیال ہے کہ زکوٰۃ ہر اس کام پر خرچ ہو سکتی ہے جس سے دین کی بالادستی اور اشاعت مقصود ہو۔

Marfat.com

غیر مستحق حضرات

والدین

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اپنے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے فوراً بعد والدین کے حقوق کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق حقیقی جبکہ والدین اس کی خالقیت اور ربوبیت کا مظہر ہیں۔ اس لئے اولاد کا فرض ہے کہ وہ والدین کے قیام وطعام اور ہر قسم کے آرام کا خیال رکھے۔

نبی اکرمؐ کی خدمت میں ایک بوڑھا شخص اپنے جواں سال بیٹے کی شکایت کر رہا تھا۔ کہ اے اللہ کے نبی! ہم بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن یہ میرا بیٹا ہمارا اتنا بھی خیال نہیں رکھتا جتنا کہ ایک اچھا ہمسایہ دوسرے کا خیال کرتا ہے۔ آپؐ نے بوڑھے باپ کی اس تکلیف دہ حالت اور فریاد کو سنتے ہوئے اس کے بیٹے کو حکم دیا۔

اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

تو اور تیرا سارا مال تیرے باپ کی ملکیت ہے۔

زکوٰۃ کو مال کی میل کچیل قرار دیا گیا ہے اس لئے باحیا اور غیرت مند اولاد سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ماں باپ اور دادی دادے کو اپنے جیسا کھلانے اور پہنانے کی بجائے اس پر زکوٰۃ خرچ کرے۔ یہ اولاد کی طرف سے انتہائی کمینگی، بد اخلاقی اور کنجوسی ہوگی اس وجہ سے امت کا اتفاق ہے کہ والدین پر زکوٰۃ خرچ نہیں کی جا سکتی۔

اہلِ خانہ

شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جس شخص کی کفالت شرعی طور پر کسی کے ذمے ہو اس پر زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں۔ ان میں بیوی، بچے اور غلام شامل ہیں۔ البتہ جب اولاد شادی شدہ ہو تو تنگ دستی کی صورت میں ان پر زکوٰۃ جائز ہے۔

Marfat.com

کافر کو زکوٰۃ دینا اور اس سے لینا حرام ہے

نعمان بن زرعہ بنی تغلب کے علاقے کے گورنر تھے ان کو حکم ہوا کہ بنی تغلب سے جزیہ وصول کیا جائے۔ بنی تغلب کے عیسائیوں نے کہا ہم عرب اور معزز لوگ ہیں مر جائیں گے لیکن جزیہ نہیں دینگے البتہ مسلمانوں کی طرح ہم زکوٰۃ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے حضرت نعمانؓ نے امیر المومنین حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ یہ جنگجو لوگ ہیں اگر آپ نے سختی کی تو یہ گھر بار چھوڑ کر ہمارے دشمنوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ تب حضرت عمرؓ نے ان سے مذاکرات کے ذریعے طے کیا کہ آپ غیر مسلم ہیں اس لئے تم سے زکوٰۃ لینا اور دینا جائز نہیں اگر آپ جزیہ کو توہین سمجھتے ہیں تو زکوٰۃ سے دوگنی رقم سالانہ ادا کیا کریں۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ یہ فیصلہ قبول کیا۔ آپ کے اس دانشمندانہ فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا تھا کہ حضرت عمرؓ کو سیدھا رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے حضرت علیؓ کا فرمان تھا کہ حضرت عمرؓ پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن رہتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا ارشاد تھا بنی تغلب کے ساتھ اس طرح کا فیصلہ کرنا حضرت عمرؓ کی بصیرت کا کمال ہے۔ (فقہ الزکوٰۃ علامہ قرضاوی)

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم پر فریضہ نبوت کی ادائیگی کے سلسلہ میں صدقہ و زکوٰۃ اور ہر قسم کا معاوضہ ناجائز قرار دیا ہے۔ آپ کی زبان اطہر سے یہ اعلان کروایا گیا۔

قُل لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى (شوری ۲۳۔پ ۲۵)

میں تم سے رشتے داری کے احترام و اکرام کے علاوہ کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔

Marfat.com

اس حوالے سے آپ نے اپنی آل پر بھی زکوٰۃ وصدقات کو حرام قرار دیا۔ مشہور واقعہ ہے ایک دفعہ آپ کے سامنے حضرت حسنؓ جو تقریباً سات سال کے تھے بیت المال کی کھجوروں میں سے ایک کھجور تناول کرنا شروع کی آپ کی نگاہ پاک حضرت حسنؓ پر پڑی تو فرمایا بیٹا! اسے تھوک دو۔ ہم پر زکوٰۃ وصدقات کا مال جائز نہیں۔ اسی اصول کے تحت آل رسولؐ پر صدقہ جائز نہیں۔ ان کے مرتبہ ومقام کی وجہ سے مخیّر حضرات پر لازم ہے کہ وہ ان کا تعاون تحائف کی صورت میں کریں۔ اس طرح آل رسولؐ کا احترام برقرار رہے گا آل رسولؐ کو تحفہ دینے والے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عام لوگوں پر خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔

زکوٰۃ اور ٹیکس میں آٹھ امتیازات

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو دین کے مزاج اور اسکی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور دوسرے زکوٰۃ سے جان چھڑانے کے لئے نت نئے بہانے تلاش کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ اور ٹیکس میں بہت نمایاں اور کھلا فرق پایا جاتا ہے۔ اس لئے ٹیکس کی ادائیگی سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔

1- زکوٰۃ دین کے پانچ بنیادی ارکان میں تیسرا رکن ہے۔ جو ہر حال اور ہر دور میں صاحب نصاب لوگوں پر ڈھائی فیصد کے حساب سے فرض رہتی ہے۔ جبکہ ٹیکس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ حالات کے پیش نظر اس میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ اور حکومت کو ٹیکس معاف کرنے اور ٹیکس فری زون مقرر کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ زکوٰۃ معاف کردینے یا اس میں کمی بیشی کا اختیار پیغمبر اسلام کو بھی حاصل نہیں۔ اور نہ ہی کسی ٹیکس کو زکوٰۃ کے متبادل قرار دیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

2-زکوٰۃ مالی عبادت ہے اس میں دوسری عبادات کی طرح اخلاص نیت کا ہونا فرض ٹھہرایا گیا ہے۔ٹیکس میں اخلاص نیت کی شرط موجود نہیں۔

3-زکوٰۃ صرف صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اور یہ غیر مسلم سے لینی اور دینی جائز نہیں۔ٹیکس میں مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان امتیاز نہیں پایا جاتا۔

4-حالات کے مطابق زکوٰۃ اپنے طور پر بھی ادا ہو سکتی ہے۔ٹیکس متعلقہ محکمے اور اس کی مقرر کردہ برانچ کے بغیر ادا نہیں کیا جاسکتا۔

5-زکوٰۃ کے مصارف خدائی مقرر کردہ ہیں۔ٹیکس حکومت جہاں چاہے خرچ کرسکتی ہے۔

6-زکوٰۃ مخلص مسلمان خوشی سے ادا کرتے ہیں انہیں اس کے بدلے گناہوں کی معافی کا یقین، دنیا میں لذت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔اس کے مقابلے میں ٹیکس ایک بوجھ اور اس کی ادائیگی میں ناپسندیدگی کے جذبات غالب ہوتے ہیں۔

7- ٹیکس ہر چیز پر لگایا جاسکتا ہے لیکن زکوٰۃ سے جو چیزیں مستثنیٰ ہیں ان پر زکوٰۃ لگانا حرام ہے۔خلیفہ وقت بھی ایسا نہیں کرسکتا۔مثلاً رہائشی مکان ذاتی استعمال کی سواریاں گھریلو سامان وغیرہ۔

8-زکوٰۃ کی شرح ہر علاقے، زمانے میں ایک ہی حساب سے ہے۔ٹیکس علاقائی حالات اور حکمرانوں کے مزاج کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔

کیا زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس جائز ہے؟

قرآن مجید نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ذکر فرمائے ہیں اس لسٹ میں کمی بیشی کرنا کسی عالم دین اور حکومت کا اختیار نہیں جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ان اخراجات کے علاوہ بے شمار ایسی ضروریات اور اخراجات ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے حکومت کو مزید سرمایہ کی

Marfat.com

ضرورت ہے پھر تمدنی ترقی، انفرادی اور اجتماعی سہولیات، انتظامی امور کی وسعت کے لئے مزید ٹیکس لگائے بغیر چارہ کار نہیں۔ آج سے ایک صدی پہلے بجلی، سوئی گیس، منڈی سے دیہات تک پختہ سڑکیں اور گھر گھر پانی پہنچانے کا خیال نہیں کیا جا سکتا تھا اب ان سہولتوں کے بغیر شہروں میں زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب عوام ان سہولتوں سے مستفید ہوں گے تو انہیں ان کا معاوضہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ ہاں اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہ معاوضہ (BILLS) اتنے ہی ہونے چاہئیں جتنا صارفین ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں سیاسی بنیادوں پر بلاضرورت محکمانہ بھرتی، افسروں کی عیاشی، چوروں سے عدم وصولی کا بوجھ عوام پر ڈالنا یہ پرلے درجے کا ظلم ہے اسلام ایسی معاشرت اور ان مظالم کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اگر سرکاری انتظامیہ کا معیارِ زندگی عوام کے رہن سہن سے ہم آہنگ ہو جائے، کسی منصوبے کے اخراجات پورے ہوتے ہی وہ ٹیکس ختم کر دیا جائے تو لوگ خوشی سے ٹیکس ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بغیر وجہ حکومت کو ٹیکس لگانے کا کوئی اختیار نہیں۔ علمائے اسلام ایسے ٹیکسوں کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے ہیں۔ شام کے حکمران سلطان ظاہر بیبرس نے تاتاریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹیکس لگانے کا ارادہ کیا تو اس نے دمشق کے علماء سے فتویٰ طلب کیا، اکثر علماء نے مصلحت وضرورت کے پیش نظر سلطان کو ٹیکس لگانے کی اجازت دے دی۔ اس وقت مشہور محدث امام نووی موجود نہیں تھے۔ بعد ازاں بادشاہ نے انہیں بلوایا اور فتویٰ پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ حضرت الامام نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ حاکم وقت نے انکار کی وجہ دریافت کی تو امام محترم نے فرمایا تم صرف فوجی افسر تھے اور تمہارے پاس کچھ نہیں تھا آج

Marfat.com

تمہارے پاس ایک ہزار ذاتی غلام اور ہر غلام کے پاس درہم و دینار کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور پھر تم دوسولونڈیوں کے مالک ہو ہر لونڈی زیورات سے لدی ہوئی ہے۔ یہ سارا مال پہلے سرکاری خزانے میں جمع کرواؤ اور اس کے بعد تمہیں عوام سے ٹیکس لینے کا حق پہنچتا ہے۔

عشر

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ (الانعام ۱۴۱۔پ ۱۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کئے، کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کھاؤ ان کی پیداوار جبکہ یہ پھلیں۔ اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

عشر کا معنٰی ہے کسی چیز کا دسواں حصہ جس طرح سونا، چاندی، نقدی اور جانور میں زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح زمین کی پیداوار میں عشر کی صورت میں زکوٰۃ فرض قرار دی گئی لیکن عشر اور زکوٰۃ میں بنیادی فرق یہ ہے

۱۔ جس زمین کو نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس فصل کا نصف عشر (بیسواں حصہ) غربا میں تقسیم کرنا ہوگا۔

Marfat.com

۲۔ جو زمین بارش کے ذریعے سیراب ہو (بارانی) اس فصل کا عشر (دسواں حصہ) غربا میں تقسیم کرنا ہوگا۔

۳۔ زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ جب کہ عشر فصل اور باغات کے پھل پہ منحصر ہے۔ اگر باغ اور فصل سال میں دومرتبہ ہوگی تو سال کی بجائے دومرتبہ عشر ادا کرنا ہے۔

۴۔ عشر میں زمین کا مالک ہونا ضروری نہیں۔

۵۔ جسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے اسے عشر بھی جنس یا نقدی کی صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ سبزیات میں عشر کی بجائے انکی سالانہ آمدنی کی بچت پر زکوٰۃ ہوگی۔

۷۔ شہد اور دیگر فصلوں پر بھی عشر ہوگا۔

صدقۃ الفطر

فطر کا معنی ہے کھولنا کیونکہ اس صدقہ کو رمضان کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے اس لئے آپؐ نے اس کا نام صدقۃ الفطر قرار دیتے ہوئے اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ صدقۃ الفطر سے رمضان کی کوتاہیاں معاف ہونے کے ساتھ غرباء اور مساکین کے خورد ونوش کا انتظام ہوتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ امراء زندگی کے سفر میں غرباء کو ساتھ لے کر چلیں بالخصوص خوشی کے موقع پر کمزور لوگوں کو یاد رکھنا دین کا مطالبہ ہے یہی عقیقہ اور صدقۃ الفطر کا فلسفہ ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ طُھْرَۃً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِلْمَسَاکِیْنَ فَمَنْ اَدَّاھَا قَبْلَ الصَّلَاۃِ فَھِیَ زَکوٰۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ وَمَنْ اَدَّاھَا بَعْدَ الصَّلَاۃِ فَھِیَ صَدَقَۃٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔ (رواہ احمد وابن ماجہ، حسن)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر روزے دار

کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے اور محتاجوں کو کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہو گا۔ گویا کہ اس صدقہ سے روزوں کی کوتاہیوں کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (متفق علیه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَؓ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ۔ (بخاری)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتی کے میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں کو دیتے تھے جو مستحق ہوتے تھے اور عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ آپ نے گھر کے ہر فرد چاہے اس نے کسی معذوری کی وجہ سے ایک روزہ بھی نہ رکھا ہو اس پر بھی صدقۃ الفطر کو واجب قرار دیا۔ اس لئے گھریلو ملازم اور چھوٹے بچوں کا صدقۃ الفطر بھی ایک صاع کے برابر ادا کرنا چاہئے۔ صاع کا وزن ڈھائی کلو گرام کے برابر لگایا گیا ہے۔

Marfat.com

زکوۃ کے فوائد

1- سالانہ حساب و کتاب کا اہتمام

اسلام بے خبری، بدنظمی اور دنیا سے عدم دلچسپی کا نام نہیں وہ تو باخبر رہنے منظم اور اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے معاملات سے گہری دلچسپی رکھنے کی تعلیم دیتا ہے یہ ذمہ داریاں دین کے حوالے سے ہوں یا دنیاوی امور کے متعلق شریعت کا مقصد یہ ہے کہ آنکھیں کھول کر اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہوئے انہیں نبھانے کی کوشش کرو خاص کر کاروبار کا تقاضا ہے کہ اس پر پوری محنت اور توجہ مبذول کی جائے۔ سستی اور عدم دلچسپی سے خسارہ ہی نہیں اکثر اوقات اصل سرمایہ ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ زکوۃ میں کاروباری حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان زکوۃ کے حوالے سے ہر سال حساب و کتاب کریں کہ انھیں انفرادی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پتہ چل سکے کہ ان کی معیشت کس سطح پر قائم ہے۔ تاکہ سال میں انہیں کیا کھویا اور کیا پایا کا اندازہ ہو سکے۔

2- ارتکازِ دولت کا خاتمہ

نظام معیشت کو ناہمواری کے ناسور سے محفوظ رکھنے اور ارتکاز دولت کے مستقل علاج کے لئے اسلامی قانون معیشت سے زیادہ کوئی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا صدقہ و زکوۃ اور وراثت کی تقسیم سے تدریجاً جاگیرداری نظام کا خاتمہ، دولت کی منصفانہ تقسیم کا جامع اور مستقل نظام جاری کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ دولت چند لوگوں کے ہاتھوں جمع نہ ہو سکے اس نظام کے ذریعے غریب کو غریب تر ہونے سے بچایا جا سکے اس طرح غریب کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کا اہتمام کرتے ہوئے ارتکاز دولت کا علاج کیا گیا ہے۔

Marfat.com

3- تزکیہ اور برکات

نبوّت کے بنیادی عناصر اور اجزاء میں اہم ترین ایک جزیہ ہے کہ ہر اعتبار سے فرد اور معاشرے اور تمام شعبہ ہائے زندگی کا تزکیہ کیا جائے۔

معاشیات کا تزکیہ یہ ہے کہ اسے رزق حلال کے اصولوں پر استوار رکھتے ہوئے صدقہ وخیرات اور سال بھر کی جمع شدہ رقم میں باقاعدہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا التزام کیا جائے اس سے مال دار کا مال پاک اور معاشرے کو غربت سے نجات اور ضمیر کا تزکیہ اور دل کو تسکین اور لذت محسوس ہوتی ہے۔اور آدمی بخل اور دولت کے تکبر وغرور سے پاک ہوجاتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى o اَلَّذِیْ یُؤتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى o وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰىo اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىo وَلَسَوْفَ یَرْضٰیo (الضحی پ ۳۰)

وہ نہایت پرہیز گار ہے جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اسے دینا ہو۔وہ تو صرف اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے کام کرتا ہے اور ضرور وہ اس سے خوش ہوگا۔

تزکیہ کے ساتھ ہی مال میں برکت پیدا ہوتی ہے کیونکہ لفظ زکوٰۃ کا معنی پاکیزگی اور اضافہ کے ہیں۔آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ۔ (مسلم باب الصدقۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

4- غربت کا تدارک

دین دار طبقے کی اکثریت نے غربت کو اللہ تعالی کی تقدیر سمجھ کر قبول کر رکھا ہے۔اس کے برعکس سوچنا وہ خدائی تعلیم کے خلاف سمجھتے ہیں۔جبکہ اسکے تدارک کی کوشش نہ کرنا

Marfat.com

پر لے درجے کی جہالت اور غریب کو اس کے حال پر چھوڑ دینے کے مترادف ہے آپؐ نے غریب کو کلہاڑا خرید کر جنگل سے لکڑیاں لا کر شہر میں فروخت کرنے کا حکم دیا۔ گویا کہ غربت کے خلاف بھرپور طریقہ سے کوشش کر کے اپنے حالات کو بدلنے کی تلقین ہے۔ جو لوگ کوشش کے باوجود یا گردش ایام کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہوتے ہیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے امیروں کی دولت میں ایک مخصوص حصہ مقرر کر کے اسکو غرباء کا حق قرار دیتے ہوئے اسکو اسلام کے بنیادی ارکان میں شمار کیا ہے۔

5- باہمی محبّتوں کا فروغ

دکھی اور حاجت مندوںؑ کے ساتھ میٹھے بول ہی نہیں اسلام عملی ہمدردی کے لیے مستقل منصوبہ پیش کرتا ہے۔ میٹھی گفتگو غریب کے لیے وقتی طور پر تسکین کا باعث تو ہے لیکن اس کی ضروریات اس سے پوری نہیں ہو سکتی اگر آپ وسائل ہوتے ہوئے بھی اس کی مدد نہیں کریں گے تو آپ کی پارسائی اسے زیادہ دیر متاثر نہیں رکھ سکتی۔ آہستہ آہستہ اسکا دل آپ سے دور ہوتا جائے گا۔ دلوں کی نفرت ہی باہمی رنجشوں اور معاشرے کی توڑ پھوڑ کا باعث ہوا کرتی ہے اس لیے آپؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کا پڑوسی بھوکا سویا ہے اور دوسرے نے علم اور وسائل ہوتے ہوئے اسے کھانا نہیں کھلایا تو اس کا اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں سمجھا جائے گا۔ اس اعتبار سے زکوٰۃ وصدقات باہمی محبتوں کے فروغ کا موثر ترین ذریعہ اور ہمدردی کا سرچشمہ ہے۔

6- مصائب سے نجات

صدقہ وخیرات کے بارے میں آپؐ کا ارشاد یہ ہے کہ اس سے مصائب وآلام سے نجات ملتی ہے۔ اسلیے کہ مخیّر حضرات کے تعاون کی وجہ سے غریبوں، معذوروں

بیماروں اور مجبور لوگوں کو مالی، جسمانی، روحانی اور دیگر مشکلات سے نجات ملتی ہے اسکے بدلے اللہ تعالیٰ مخیّر لوگوں کی بھی مشکلات آسان فرمادیتے ہیں۔

مگر کئی صاحب ثروت حضرات اس ارشاد کی روشنی میں عام صدقہ وخیرات تو کرتے ہیں لیکن باقاعدہ حساب وکتاب سے زکوۃ ادا نہیں کرتے بلاشبہ انہیں عام صدقات کا فائدہ پہنچتا ہے لیکن فرض کی عدم ادائیگی کی وجہ سے وہ اللہ کے نافرمان اور اس کے حقیقی اور دائمی فضل وکرم سے محروم رہتے ہیں۔ جو زکوۃ کی ادائیگی سے انکے نصیب میں ہونا چاہیے تھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے عائد کردہ فرائض کے بعد ہی نفلی عبادات کا ثواب ملتا ہے اس لیے زکوۃ کی ادائیگی سے بے شمار مالی، روحانی اور جسمانی پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔

اِنَّ الصَّدَ قَةَ لَتُطفِیُٔ غَضَبَ الرَّ بِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَةَ السَّوْءِ (باب فضل الصدقة، مشکوۃ)

صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا اور بری موت سے بچاتا ہے۔

7- عملی شکریہ

اللہ تعالیٰ انسان کو بے شمار نعمتوں اور ان گنت انعام واکرام سے نوازتا ہے اس کا شکر انتہائی ضروری ہے جس طرح نعمتیں مختلف شکلوں میں ہیں اسی طرح ان کے شکرانہ کی مختلف صورتیں مقرر فرمائیں۔ جسم اور اس کی توانائی کا شکرانہ نماز روزے کی صورت میں جب کہ سیم وزر کے تشکر کے لئے قربانی، حج، اور زکوۃ وصدقات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنے مال میں سے سال کے بعد ایک متعین حصہ اللہ کی رضا کے لیے نکالنا زکوۃ کہلاتا ہے اور یہ مال کا عملاً شکریہ ادا کرنا ہے۔ جسکا انعام یہ ہے

لَاِ نْ شَکَرْ تُمْ لَاَ زِیْدَ نَّکُمْ (ابراھیم ۷۔پ۱۳)

Marfat.com

اگر تم شکر کا رویہ اپناؤ گے تو مزید عنایت پاؤ گے۔

زکوۃ کا معنی بھی اسی ارشاد کے تابع ہے کیونکہ لفظ زکوۃ کا معنیٰ مال میں اضافہ اور دوسرا مفہوم مال و جان میں تزکیہ کا ترجمان ہے۔

اَنۡفِقۡ یَا ابۡنَ اٰدَمَ اُنۡفِقۡ عَلَیۡكَ (باب النفقة، مسلم)

اے ابن آدم! تم دوسروں پر خرچ کرو تم پر بھی خرچ کیا جائے گا۔

8- خدائی انشورنس

طبع انسانی میں یہ بات ہمیشہ موجود رہتی ہے کہ اسے آنے والے کل کے لیے کچھ جمع کرنا چاہیے۔ کیونکہ آج وہ صحت مند اور باروزگار ہے نامعلوم آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آجائے اس فکر کی بنا پر آدمی کچھ نہ کچھ بچا کر رکھنے کا عادی ہے تاکہ کل خود اور اس کے اہل و عیال مستفید ہو سکیں اس انشورنس کے لیے دنیا میں بے شمار سکیمیں جاری ہیں۔ مسلمان کا جب یہ عقیدہ ہے کہ یہ دنیا عارضی اور موت کے بعد لامحدود زندگی کا آغاز ہونے والا ہے اور اس کا انحصار اعمال کے نتائج پر ہوگا۔ تو صحیح فہم و فراست کا تقاضا ہے کہ آدمی اُس جہاں کے لیے ضرور اہتمام کرے جسکی کوئی انتہا نہیں۔ اسی انشورنس کی بنیاد پر ہی اسے آخرت کی مراعات میسر ہوں گی گویا کہ صدقہ و خیرات آدمی کے لیے خدائی انشورنس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس انشورنس کی گارنٹی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

9- امہ کا بیت المال

اَلزَّکٰوۃُ قَنۡطَرَۃُ الۡاِسۡلَام (باب الزکوۃ، مشکوۃ)

زکوۃ اسلام کا خزانہ ہے۔

Marfat.com

اسلام نے فرد کو ذاتی اور انفرادی آزادی دیتے ہوئے اجتماعی زندگی کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ انفرادی کوششیں کتنی ہی موثر اور ثمر آور ہوں وہ اجتماعی جدوجہد اور ان کے نتائج کے برابر نہیں ہوسکتیں۔ انفرادی معاملات شخصی کاوش سے حل ہو سکتے ہیں لیکن اجتماعی مسائل کا حل فرد کے بس کا روگ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بالخصوص اجتماعی مالی مشکلات اگر ان کا حل اپنے اپنے انداز سے کرنے کی کوشش ہوگی تو نہ صرف مسائل پر قابو نہیں پایا جاسکے گا بلکہ اس صورت سے معاشرے میں گداگری میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

بیت المال نہ ہونے کے اخلاقی اور معاشی نقصانات

قرآن حکیم مقاصد زکوٰۃ بیان کرتے ہوئے فلسفہ زکوٰۃ بھی نمایاں کرتا ہے کہ یہاں اداء زکوٰۃ سے صاحب زکوٰۃ کا مال پاک ہوتا ہے وہاں اس کے نفس پر پڑنے والی آلائشوں یعنی بخیلی اور تنگ دلی کا صفایا اور رعونت و نخوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ٥ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ٥ (پ ۳۰، الیل ۱۷۔۱۸)

اس متقی کو جہنم سے بچالیا جائے گا جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال خرچ کیا۔

انفرادی طور پر فریضہ زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص میں نرگسیت اور اپنائیت کی وہ بیماریاں اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جو ختم ہونے کی بجائے بسا اوقات مزید بڑھ جاتے ہیں جس کو دیکھنے والا بڑی آسانی سے اندازہ کرسکتا ہے آج کتنے لوگ ہیں جو یہ تمنا اور خواہش رکھتے ہیں کہ لوگ ان کی چوکھٹ پہ حاضری دیں اور جب وہ خود کسی مجلس میں جائیں تو انکو وی۔آئی۔پی کا درجہ دیا جائے ان کے چہروں کے خطوط اس خواہش کی چغلی کھا رہے ہوتے ہیں اور ایسے لوگ مجبوروں اور حاجتمندوں کو اپنے درودیوار کی بارہا دفعہ زیارت پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر بیت المال قائم ہوجائے تو پھر

Marfat.com

زکوۃ دینے اور لینے والے ان بیماریوں سے یکدم محفوظ و مامون ہو جائیں گے کیونکہ جونہی یہ رقم بیت المال میں داخل اور اسلام کا خزانہ قرار پائے گی تو اس پر دولت مند کا حق نہیں ہوگا بلکہ غریب اور سائل ہی اس کا حقدار ٹھہرے گا جسکو پورے احترام و اکرام کے ساتھ بیت المال سے حق ملے گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دینے والا ان نجاستوں اور لینے والا ان خباثتوں سے بچ جائے تو پھر بیت المال کا قیام ناگزیر ہی نہیں بلکہ فرض اور لازم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

1- بیت المال میں مال جمع ہونے کے بعد کسی کی اجارہ داری نہیں ہوگی۔

2- بیت المال میں صدقہ و زکوۃ جمع کروانے والا نرگیت اور انانیت سے محفوظ ہو جاتا ہے

3- زکوۃ جمع کروانے کے بعد نمود و نمائش سے بچنا آسان ہوتا ہے۔

4- مجبور اور معذور لوگ مخیر حضرات کی کوٹھیوں کے طواف سے بچ جاتے ہیں۔

5- دینے والا اخلاقی نجاستوں سے پاک اور لینے والا ان خباثتوں سے مامون رہے گا

6- بیت المال سے حق دار کو اس کا حق ملنا زیادہ آسان ہوا کرتا ہے۔

7- جس طرح نماز باجماعت کا ثواب زیادہ ہے اس طرح زکوۃ بیت المال میں جمع کروانے کا ثواب زیادہ ہے۔

Marfat.com

زکوٰۃ کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات

تھامس آرنلڈ اپنی تصنیف دعوت اسلام میں لکھتے ہیں کہ نظام زکوٰۃ اسلام کا ایک دینی فریضہ ہے جو بڑی لطافت سے اسلامی معاشرے میں اخوت اور بھائی چارہ پیدا کرتا ہے، جس میں ہر رنگ و نسل کے مسلمان برابر ہیں اور ایک نیا مسلمان ہونے والا شخص اسلام قبول کرتے ہی وہی مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو ایک قدیم مسلمان کا حق ہے۔ بلاشبہ نظام زکوٰۃ ایک منفرد اور بے مثل نظام ہے۔

ایک اور مستشرق لیوڈ روش کہتا ہے۔

اسلام دو عالمی اجتماعی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اوّلاً ایک نظام اخوت قائم کر کے اجتماعیت تشکیل دیتا ہے۔ ثانیاً زکوٰۃ فرض قرار دے کر اغنیاء کے مال میں فقراء کا حق متعین کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اغنیاء نہ دیں تو حکومت زبردستی لے سکتی ہے۔ (علامہ قرضاوی)

ایک مصنف کہتا ہے۔

زکوٰۃ ایک دینی اور لازمی ٹیکس ہے، ایک اجتماعی معاشی نظام ہے جس میں فقراء کی مدد ہوتی ہے اور مستقل طور پر ان کی دست گیری کی جاتی ہے۔ تاریخ انسانیت میں اسلام نے سب سے پہلے یہ انوکھا اور منفرد نظام وضع کیا ہے کہ ایک ٹیکس عائد کیا جو عملاً ارباب ثروت سے لیا جاتا ہے اور فقراء میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ایک اجتماعی دائرہ میں امت کی وحدت قائم ہو جاتی ہے جس سے اسلامی نظام ایک ایسی اساس پر قائم ہوتا ہے جس میں نفرت و حسد نہیں ہوتا۔

فرانسیسی مستشرق ماسیناں کہتا ہے

اسلام نے ابنائے معاشرہ کی کفالت کا اجتماعی اصول دے کر صحیح معنیٰ میں نظام

مساوات قائم کیا ہے اور زکوٰۃ عائد کی ہے جسے ہر شخص بیت المال کو ادا کرتا ہے جس سے تمام بنیادی ضرورتوں کی تکمیل ہوتی ہے اور انفرادی ملکیت اور تجارتی سرمایہ کاری کی توثیق ہوتی ہے، ربا کا خاتمہ ہوتا ہے اور بالواسطہ ٹیکسوں سے نجات ملتی ہے اور اس طرح ایک ایسا معاشی نظام تشکیل پاتا ہے جو سرمایہ داری اور اشتراکیت کے درمیان ایک نظام عدل کی صورت میں ابھرتا ہے۔ (علامہ قرضاوی)

ایک اطالوی مصنفہ فاغلیری لکھتی ہے۔

تقریباً تمام مذاہب نے صدقات کی اخلاقی اور اجتماعی اہمیت واضح کی ہے لیکن یہ شرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے صدقات کے فضائل بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسے حکماً اور عملاً نافذ کر دیا کہ ہر شخص اپنی ثروت اور دولت میں سے ایک حصہ فقراء محتاجین اور ضرورت مندوں کے لئے ادا کرے اور اپنے نفس کو بخل سے پاک کر کے الٰہی کفالت کے نظام میں شریک ہو جائے۔

بعض مصلحین امّت کی آراء

مستشرقین کے خیالات ذکر کرنے کے بعد اب ہم بعض مسلمان مصلحین کی آراء بھی ذکر کرتے ہیں، شاید ان کی آراء ہدایت اور موعظت کا ذریعہ بن جائیں۔

علامہ سید رشید رضا فرماتے ہیں کہ اسلام فرضیت زکوٰۃ میں تمام مذاہب سے ممتاز ہے۔ اگر مسلمان نظام زکوٰۃ قائم کر لیں تو ان کے رزق میں برکت ہو اور مسلم معاشرے میں کوئی نادار مفلس نہ رہے۔ لیکن مسلمانوں نے خود اپنے اوپر زیادتی کی ہے کہ نظام زکوٰۃ کو معطل کر دیا ہے اور تمام اقوام عالم میں سیاسی اور مالی لحاظ سے پست ہو گئے اور حکومت بھی گئی اور عزت بھی ختم ہوئی اور مسلمان اپنی اولاد کی تربیت کے

Marfat.com

لئے بھی غیروں کے محتاج ہو گئے اب ہم اپنے بچوں کو علم و تربیت کے حصول کے لئے عیسائی مشنری اسکولوں میں بھیجتے ہیں اور ان کے ملی روابط منقطع کر کے انہیں غیروں کا غلام بنا دیتے ہیں۔ ہمارے مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم ایسے سکول کھولیں، میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں کے پاس دین و عقل اور ہمت و غیرت نہیں ہے حالانکہ دوسری اقوام تو اپنی فہم و فراست سے اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اجتماعی خیر کے لئے سب مل کر مصارف کریں جبکہ مسلمانوں کو خدا نے حکم دیا ہے لیکن مسلمان اسی ذلت پر راضی ہیں کہ غیروں ہی کے دست نگر بنے رہیں، اور خود اپنے آپ کو فراموش کیے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمتیں ان سے دور رکھے۔

اب داعیان اصلاح کا فریضہ یہ ہے کہ وہ حصول زکوٰۃ کی ایک تنظیم قائم کریں جسے اولاً اس تنظیم کے منسلکین ہی کی فلاح پر صرف کیا جائے اور اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ نظام اسلام کے از سر نو برپا کرنے کی مساعی پر صرف کرنا فی سبیل اللہ کے دائرے میں آتا ہے، اسی طرح دعوت اسلام اور اسلام پر بیرونی حملوں کی مدافعت بھی زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

اسلام کی عظمت و تقدیس کی بحالی کے لئے ناگزیر ہے کہ نظام زکوٰۃ بحال کیا جائے اگر نظام زکوٰۃ قائم ہو جائے تو اسلام کو مزید قوت حاصل ہو گی اور مسلمانوں کو کافروں کی غلامی سے نجات دلائی جا سکے گی۔ (قرضاوی)

Marfat.com

صدقہ وزکوۃ کی انفرادی برکات

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ (الاعراف ۹۶۔پ ۹)

اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقوی کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمیں سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے جھٹلایا، لہذا ہم نے اس بری کمائی کے حساب سے انہیں پکڑ لیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ دوسرے مہاجرین کی طرح بے خانماں ہو کر مدینہ میں آئے تو مواخاتی بھائی کی پیشکش سے معذرت کرتے ہوئے انہوں نے کہا بس مجھے یہاں کے کاروباری حالات اور منڈی کی معلومات سے آگاہ کیا جائے۔تب وہ خالی ہاتھ بازار گئے لیکن ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہ ایک ایک مجلس میں لاکھوں روپے غرباء اور مساکین پر خرچ کئے دیتے تھے۔اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو مکانات اور رقبہ جات کے علاوہ ان کے پاس ایک کروڑ کی نقدی موجود تھی۔ (التجارت فی الاسلام)

حضرت طلحہؓ کا واقعہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔ایک شام مسجد نبویؐ میں ایک اجنبی نماز پڑھ رہا تھا آپؓ نے اسکے کھانے کا انتظام کرنا چاہا پہلے اپنے گھر پیغام بھیجا لیکن کھانے کی کوئی چیز موجود نہیں تھی پھر مجلس میں موجود لوگوں کی توجہ اس جانب دلائی تو حضرت طلحہ اس مہمان کو اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔گھر جا کر معلوم ہوا کھانا تو بمشکل انکے لیئے ہی کافی ہوگا فوراً انکے دماغ میں ایک تجویز آئی جب دونوں نے کھانا شروع کیا تو حضرت طلحہؓ کی بیوی نے روشنی گل کر دی اس طرح مسافر نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور حضرت طلحہؓ یوں چپا کے مار کر اسے یہ باور کرواتے رہے کہ وہ عرب کے دستور کے مطابق مہمان کیساتھ کھانا کھا رہے

ہیں اس اخلاص اور مسلسل جفا کشی اور اللہ کی راہ میں بے پناہ صدقہ وخیرات کیوجہ سے حضرت طلحہؓ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو مکہ، مدینہ، بصرہ اور کوفہ میں کئی مکانات کے مالک ہونے کیساتھ لاکھوں روپے ورثا کے لئے چھوڑ کر گئے۔ (قرضاوی)

زکوۃ کے اجتماعی ثمرات

ایک وقت وہ تھا کہ جب غزوہ احد کے شہدا کو دفن کرنے کا وقت آیا تو انکے مقدس اجسام ڈھانپنے کیلئے مسلمانوں کے پاس کفن کا کپڑا بھی موجود نہیں تھا۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے پاؤں چھپاتے تو چہرہ کھل جاتا تھا۔ اس حالت میں آپؐ نے حکم دیا کہ پاؤں پر گھاس اور چہرے کفن سے ڈھانپ دیئے جائیں۔ غزوہ خندق کے وقت آپؐ اور آپکے صحابہ نے کمریں سیدھی رکھنے کیلئے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ لیکن ایک وقت آیا کہ معاشی منصوبہ بندی، جہاد فی سبیل اللہ اور زکوۃ وصدقات کی اجتماعی برکات کی وجہ سے مملکت اسلامیہ کا بیت المال مال کی کثرت کیوجہ سے تنگی داماں کی شکایت کر رہا تھا اور اب وہ بابرکت وقت آن پہنچا جب چاروں طرف سے سیم وزر، غلہ اور اناج کے قافلے مرکزی بیت المال مدینہ کی طرف صبح وشام پہنچ رہے تھے۔ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ دس لاکھ کی خطیر رقم لے کر مرکزی بیت المال کے سامنے کھڑے تھے تو حضرت عمرؓ نے خوشی اور تعجب کے ملے جلے جذبات سے استفسار کیا کہ ابوموسیٰ دس لاکھ کی گنتی جانتے ہو تو انہوں نے عرض کیا جناب امیر المومنین میں ابھی آپ کے سامنے یہ رقم شمار کر سکتا ہوں۔ فاروق اعظمؓ نے فرمایا اب تو ہر شخص کو وظیفہ لینے کا حق پہنچتا ہے پھر انہوں نے یہ الفاظ ادا فرمائے۔

وَاللّٰهِ لَئِنْ بَقِيْتُ لَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِجَبَلِ صَنْعَاءَ حَظَّهُ مِنْ هٰذَا الْمَالِ

Marfat.com

وَهُوَ مَكَانَهُ قَبلَ اَنْ يَحمَرَّ وَجْهَهُ فِى طَلَبِهٖ۔(کتاب الخراج، سیرت عمر)

بخدا اگر میں زندہ رہا تو بیت المال کے اسطرح دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ ہر شخص کو وظیفہ کی رقم پہنچ جائے۔حتی کہ یمن کے پہاڑوں میں رہنے والے چرواہوں کو بھی ان کے گھروں میں وظیفہ پہنچایا جائے گا۔ جنکے چہرے گلہ بانی کیوجہ سے سرخ ہو چکے ہیں۔(کتاب الخراج، سیرت عمر)

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ پھر واقعتاً امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ نے ایسا کر دکھایا۔ایمان کی تازگی کے لئے صرف ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عمرؓ حسب معمول رات کے وقت گشت کر رہے ہیں اچانک ایک بچے کے چلانے کی آواز آئی امیر محترم کے چلتے ہوئے قدم رک گئے۔دروازے کو دستک دے کر بچے کی ماں سے پوچھتے ہیں کہ یہ ننھا کیوں مسلسل روئے جا رہا ہے۔بی بی نے عرض کیا کہ میں اس کا قبل از وقت دودھ چھڑوانا چاہتی ہوں کیونکہ قانون کے مطابق دودھ چھوڑنے سے پہلے اس کا وظیفہ نہیں لگ سکتا ہم غریب ہیں اس لئے مجبوراً ایسا کر رہی ہوں۔امیر المومنین نے استفسار کیا کہ اس کی عمر کتنی ہے۔بچے کی ماں عرض کرتی ہے کہ چند مہینے یہ سنتے ہی حضرت کی طبیعت پر عجیب اثر ہوا۔آپؓ نماز فجر میں اسقدر روئے کہ بار بار آپکی آواز دب جاتی تھی۔سورج نکلتے ہی ملک بھر میں یہ فرمان جاری کیا کہ اب کے بعد جونہی بچہ پیدا ہو اسکا وظیفہ جاری کر دیا جائے۔(ایام خلافت راشدہ، مولانا عبدالروف جھنڈانگری، کتاب الاموال)

حضرت حسن بصریؒ کا بیان ہے کہ میں نے خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے ایک خطبہ جمعہ میں اعلان کرتے ہوئے سنا کہ اے مستحق حضرات! سونا، چاندی اور درہم ودینار

Marfat.com

کے کمرے میں جاؤ اور اپنا حصہ وصول کرو۔ پھر فرماتے ہیں کپڑوں اور پارچہ جات کے کمرے میں جا کر اپنے کپڑے بھی لیتے جانا اور اس کے بعد یہ بھی اعلان کیا کہ ہمارے پاس عطریات کا ذخیرہ ہے اس سے بھی اپنا حصہ وصول کرتے جاؤ۔ (الامامۃ والسیاسۃ، جلد اول واستیعاب جلد دوم)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں خیر و برکت کی فراوانی کا عالم یہ تھا کہ خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز نے مملکت اسلامیہ کے صوبہ جات کے ذمہ داران کو حکم جاری کیا کہ صحیح اور حقدار مقروض لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی، غریب بچوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے اخراجات کا فوری طور پر انتظام کر کے مرکز رپورٹ کی جائے۔ واپسی رپورٹس سے معلوم ہوا کہ اب بھی صوبائی بیت المال نقدی اور دوسرے سامان سے لبالب بھرے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

یہ کس طرح ممکن ہوا؟

دیانت وامانت اور بڑوں کے نقش قدم

قرآن وسنت کے فرامین تو اسی طرح ہیں اور قیامت تک رہیں گے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے نافذ کرنے والے مخلص، ایثار پیشہ اور دیانتدار افراد پر مشتمل انتظامیہ ہو اس کے بغیر ان نتائج اور برکات کا حصول ممکن نہیں کیونکہ عوام الناس بڑوں کے خیالات، کردار سے زیادہ متاثر ہوا کرتے ہیں۔لوگوں کی نفسیات کا آپؐ نے اس طرح تجزیہ فرمایا تھا۔

اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ

لوگ تو بڑوں کے نقش قدم پر چلا کرتے ہیں۔

دنیا میں دیانت وامانت کے بغیر کوئی نظام بھی پھل آور نہیں ہوسکتا۔یہاں تک کہ اگر کسی ملک میں قرآن وسنت کا نفاذ عملاً کر دیا جائے لیکن اس کے چلانے والے نااہل اور بددیانت ہوں تو شرعی نظام کے فوائد و برکات بھی ناپید ہو جائیں گے۔اس لئے قرآن وحدیث میں بار بار اِتَّقُوْا اللّٰهَ کا حکم دیا گیا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے بغیر قانون الٰہی کا منشا پورا نہیں ہوسکتا۔لہذا ہر شعبہ زندگی کی طرح آپ زکوٰۃ کے لین دین میں بھی لوگوں کو نصیحت فرماتے کہ تقویٰ اختیار کرنا۔آپ نے ہر اس حرکت سے منع فرمایا جس سے اس نظام کی روح کو ٹھیس پہنچتی ہو۔زکوٰۃ دینے والے کو حکم تھا کہ عدم ادائیگی کے لئے بہانے تلاش نہ کئے جائیں اور وصول کرنے والوں کو ارشاد تھا کہ کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے پائے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ اِتَّقِ اللّٰهَ لَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهٗ لَهٗ

Marfat.com

رُغَاءٌ اَوْبَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ اَوْ شَاةٌ لَهَا ثَغَاءٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لَكَذٰلِكَ ؟ قَالَ:اَىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ قَالَ فَوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْئٍ اَبَدًا (رواہ الطبرانی)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اور فرمایا اے ابوالولید! مال زکوٰۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھوں پر اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو اور پھر مجھے سفارش کے لئے کہو۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا مال زکوٰۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہوگا) حضرت عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی بھی عامل کا منصب قبول نہیں کروں گا۔

افسران کا تحفہ لینا حرام قرار دیا گیا ہے

عَنْ اَبِیْ حَمِیْدِ السَّاعِدِیْ اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ رجلًا من الاسد یُقَالُ لَہٗ اِبْنُ اللُّتْبِیَۃِ قَالَ عمرو وابن ابی عمر علی الصدقۃ فلما قدم قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا لِیْ اُھْدِیَ لِیْ قَالَ فقام رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ علی المنبر فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وقال: ما بال عامل ابعثہ فیقول ھذا لکم وھذا اُھْدِیَ لِیْ افلا قعد فی بیت ابیہ اوفی بیت امہ حتی ینظر اَیُھْدٰی اِلَیْہِ ام لا والذی نفس محمد بیدہٖ لا ینال احد منکم منھا

Marfat.com

شَيْـئًـا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تِعِيْرٌ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا غُفْرَتِي اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ (المسلم، باب الزکوٰة)

حضرت ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ اور حضرت ابن ابوعمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص ابن لتبیہ نامی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر فرمایا جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا اس تحصیلدار کا کیسا کردار ہے جس کو میں نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور واپس آ کر کہتا ہے یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اسطرح سے کوئی مال لے گا یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی، بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئی۔ آپ ﷺ نے دومرتبہ فرمایا ''یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔

زکوٰۃ دینے والوں کو دیانت داری کا حکم

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ (البخاری)

Marfat.com

حضرت انسؓ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کا حکم لکھ کر دیا جو نبی اکرمؐ نے مقرر کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یک جا اور یک جا مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔

اخلاص کے پیکر حضرات

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِی مَالَهُ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ اِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ اَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَالَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرَ وَلٰكِنْ هٰذِهٖ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيْمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنَا بِاٰخِذٍ مَا لَمْ اُوْمَرْ بِهٖ وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْكَ قَرِيْبٌ فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَاْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَاِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَاِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَاعِلٌ فَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِی عَرَضَ عَلَیَّ حَتّٰی قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَتَانِیْ رَسُوْلُكَ لِيَاْخُذَ مِنِّیْ صَدَقَةَ مَالِیْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِیْ مَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا رَسُوْلُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِیْ فَزَعَمَ اَنَّ مَا عَلَیَّ فِيْهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذٰلِكَ مَالَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً عَظِيْمَةً فَتِيَّةً لِيَاْخُذَهَا فَاَبٰی عَلَیَّ وَهَا هِیَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ذَاكَ الَّذِیْ عَلَيْكَ فَاِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ اَجَرَكَ اللّٰهُ فِيْهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ فَقَالَ فَهَا هِیَ ذِهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِیْ مَالِهٖ بِالْبَرَكَةِ (ابو داؤد، باب جانوروں کی زکوٰۃ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبیؐ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس پہنچا تو اس نے اپنا سارا مال میرے سامنے پیش کر دیا اس مال میں اس شخص کو ایک سال کی اونٹنی ادا کرنا تھی میں نے اس سے کہا کہ ایک سال کی بچی دے دو، اس نے کہا کہ وہ نہ دودھ دینے والی ہے اور نہ سواری کے قابل لہذا یہ اونٹنی جوان اور موٹی تازی لے لیجئے۔ میں نے کہا کہ میں تو نبیؐ کے حکم کے بغیر اسے نہیں لے سکتا ہاں البتہ نبیؐ تمہارے قریب ہی تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ پسند کریں تو خود جا کر آپؐ کی خدمت میں اپنی اونٹنی پیش کرو جو میرے سامنے پیش کی ہے اگر آپؐ نے قبول فرما لی تو میں بھی اسے قبول کرلوں گا لیکن اگر آپؐ نے قبول نہ فرمائی تو میں بھی نہیں لے سکتا۔ لہذا وہ میرے ساتھ روانہ ہوا اونٹنی بھی ہمراہ لے لی۔ جب ہم نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کا تحصیلدار میرے پاس صدقہ وصول کرنے کیسے آیا اور اللہ کی قسم یہ پہلا موقع ہے کہ آپؐ کا قاصد میرے پاس صدقہ لینے کے لئے آیا میں نے اپنا مال اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا ایک سال کی بچی دے دو حالانکہ وہ دودھ دے سکتی ہے نہ ہی سواری کے قابل ہے۔ میں نے کہا یہ اونٹنی جوان موٹی تازی ہے لے لیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا اب میں اونٹنی لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اسے قبول فرمائیں آپؐ نے فرمایا: تم پر واجب تو اتنا ہی تھا لیکن اگر خوشی سے نیکی کرنا چاہتے ہو تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا اور ہم اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس نے اونٹنی پیش کی۔ چنانچہ آپؐ نے مجھے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

Marfat.com

دیانت دار انتظامیہ

رسول اکرمؐ ہر اعتبار سے امت کے لیے نمونہ قرار پائے آپؐ کی دیانت وامانت کے لوگ اس وقت بھی معترف تھے جب آپؐ نبوت کے تاج سے سرفراز نہیں ہوئے تھے اہل حجاز آپؐ کو الامین کے لقب سے یاد کرتے تھے آپؐ کی دیانت وامانت ہر دور میں مسلمہ رہی ہے آپؐ کی طبع صالحہ کو اللہ تعالی نے اسقدر مستغنی اور دنیا سے بے نیاز فرمایا تھا کہ ایک دفعہ رات کا کافی حصہ بیت جانے کے باوجود آپؐ سو نہیں سکے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ آقا آپؐ کی طبیعت تو ٹھیک ہے آپؐ نے فرمایا مجھے جسمانی نہیں روحانی کوفت محسوس ہو رہی ہے کیونکہ بیت المال کی کچھ چاندی گھر میں موجود ہے صبح کے انتظار میں ہوں تا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ کا عالم یہ تھا موت کے وقت انہوں نے وصیت کی اب تک جو کچھ میں نے وظیفہ بحثیت امیر بیت المال سے وصول کیا ہے اسے فوری طور پر ادا کر دیا جائے۔

حضرت عثمان فرمایا کرتے تھے

لَا اَسْتَحِلُّ اَمْوَ الَ الْمُسْلِمِیْنَ لِنَفْسِیْ وَلَا لِاَ حَدٍ مِنَ النَّا سِ وَ لَقَدْ کُنْتُ اُعْطِی الْعَطِیَّۃَ الْکَبِیْرَۃَ مِنْ صُلْبِ مَا لِیْ (طبرانی)

میں مسلمانوں کے بیت المال سے کسی چیز کو اپنے اور کسی عزیز کے لئے جائز نہیں سمجھتا اگر میں نے کسی کو عطیہ دیا ہے تو ذاتی گرہ سے دیا ہے۔

حضرت علیؓ خلیفہ وقت ہیں ان کے پاس بیت المال کا شہد موجود ہے ان کے بڑے صاحبزادے حضرت حسنؓ کے ہاں کچھ مہمان آئے تو انہوں نے بیت المال کے نگران کو درخواست کی کہ مہمانوں کے لیے کچھ شہد مجھے دے دیا جائے جو تقسیم

Marfat.com

عام کے وقت میرے حصے سے منہا کر لینا بیت المال کے انچارج نے شہد پیش کر دیا لیکن جب خلیفہ وقت کو معلوم ہوا تو انہوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور حسنؓ کو طلب کر کے سخت لہجے میں فرمایا کہ آپ کو یہ کس طرح جسارت ہوئی کہ تقسیم عام سے پہلے بیت المال کا شہد اپنے استعمال میں لائیں میں حکم دیتا ہوں کہ فوری طور پر یہ شہد بیت المال میں جمع کروایا جائے جس پر اسی وقت عمل ہوا اس طرح مہمان شہد سے محروم رہے۔ (ایام خلافت راشدہ، جھنڈ انگری)

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ملک فارس (ایران) کا دارالحکومت مدائن فتح ہوا فارس کے فرمانروا کسریٰ کی تلوار اور سونے کا کمر بند ایک مجاہد کے ہاتھ آیا جس کا کسی دوسرے کو علم نہیں تھا اس نے چپکے سے یہ بیش بہا قیمتی چیزیں فوج کے کمانڈر کی خدمت میں پیش کر دیں جب اس واقعہ کا امیر المومنین کو علم ہوا تو انہوں نے اس فوجی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا جس فوج کے جوان نے ایسی چیزیں بیت المال میں جمع کروائیں ہیں یقیناً وہ قوم دیانت وامانت کے اعلیٰ معیار پر قائم ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا

اِنَّكَ عَفَفْتَ فَعَفَتِ الرَّعِيَّةُ (کنز العمال ج ٤)

امیر المومنین آپ خود امانت و دیانت کے پیکر ہیں اس بناء پر آپ کے منصب دار اور رعایا بھی دیانت دار ہیں۔

Marfat.com

محنت ومشقت کی حوصلہ افزائی

انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کے لئے وہ محنت کرے گا۔ایک دوسرے سے تعاون اور دولتمندوں کو صدقہ وزکوۃ کا حکم دینے کا یہ منشاء نہیں کہ مالی طور پر کمزور اور تنگ ودست افراد محنت ومشقت چھوڑ کر امیروں کی کوٹھیوں کا طواف اور صدقہ وخیرات کرنیوالوں کا منہ تکتے رہیں۔اگر اسلام خیرات وصدقات کی تحریک تک ہی اپنی توجہ مرکوز رکھتا تو لامحالہ معاشرے میں سستی اور گداگری کو رواج ملتا لوگ محنت کرنے کی بجائے مانگنے کو ترجیح دیتے۔آپؐ نے اگر ایک دوسرے سے معاونت کا حکم دیا ہے تو دوسری طرف بھیک مانگنے کو انتہائی ذلت قرار دیا۔فرمان ہے

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی (مسلم،باب المنفقة)

اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

جو شخص شرعی اجازت کے بغیر دوسروں سے مانگتا ہے وہ سرکاری افسران کی فرمائش، علماء، گدی نشینوں کی ترغیبات ہو یا غریب کی حرص وہوس۔قیامت کے دن ایسے شخص کے چہرے کو اس طرح خوفناک صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا کہ لوگ فوراً پہچان لیں گے کہ یہ وہ کمینہ انسان ہے جو استغناء کی بجائے اپنے عیش وآرام اور معیار زندگی کے لئے لوگوں سے مانگا کرتا تھا۔

اس لئے آپؐ نے ہر حال مین محنت کش آدمی کی حوصلہ افزائی فرمائی۔جب کبھی آپ کے پاس کوئی سائل حاضر ہوتا تو آپ پوری طرح اس کی حالت اور سوال کا جائزہ لیتے اگر کوئی صحت مند سوال کرتا تو آپ اس کو کچھ دینے کی بجائے محنت مزدوری کا حکم دیتے جیسا کہ ایک شخص کو کلہاڑی خرید کر جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچنے کا حکم دیا۔

Marfat.com

پوری امت کو جفاکشی کا سبق دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے لئے صبح کے اوقات میں برکت رکھی گئی ہے اشارہ یہ تھا کہ لوگوں کو بلاوجہ صبح آرام کرنے کی بجائے اپنے اپنے کام کاج پر نکل جانا چاہیے۔

حضرت عمر تاجروں کو فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے کاروبار پر خصوصی توجہ رکھیں ورنہ غیر مسلم منڈیوں پر غالب آ جائینگے۔اس طرح مسلمان ان کے دست نگر ہو جائیں گے محنت اور جفاکشی کی حوصلہ افزائی اور اس ماحول کو پروان چڑھانے کے لئے آپؐ اور خلفائے راشدین ملازم ہونے کے باوجود اکثر کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

خورد ونوش اور بود وباش میں سادگی

نبی محترمؐ نے سادگی کو ایمان کی نشانی قرار دیا ہے۔آپ حسن وجمال کے اعتبار سے بے مثال تھے اللہ تعالی نے آپ کو زندگی کے آخری سالوں میں بے پناہ وسائل سے سرفراز فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے سادگی اور قناعت کو اپنی زندگی کا شعار بنائے رکھا حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آپ کے انتقال کے بعد ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے ہمارے سامنے آپ کا تہبند نکالا جو انتہائی سادہ اور موٹے کپڑے سے بنا ہوا تھا اس کو دیکھ کر حضرت ایمن کہتی ہیں کہ میں نے اسکی قیمت کا اندازہ کیا جو پانچ درہم سے زیادہ نہیں تھا آج تو ہمارے غلام بھی اس قسم کا کپڑا پہننے سے انکار کرتے ہیں۔(ایام خلافت راشدہ)

حضرت ابوبکرؓ نے اس قدر سادگی اختیار فرمائی کہ اپنی رحلت کے وقت وصیت فرماتے ہیں کہ مجھے پرانی چادروں میں دفنایا جائے کیونکہ زندہ نئے کپڑوں کے زیادہ حق دار ہیں

Marfat.com

حضرت علیؓ نے ایک دفعہ اپنے غلام کیساتھ کپڑا خرید فرمایا غلام نے عرض کیا کہ آپ امیر المومنین ہیں اس لیے بہترین کپڑا آپ کے لیے ہونا چاہیے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں بوڑھا آدمی ہوں قیمتی لباس جوان آدمی کو بھلا لگتا ہے۔ حضرت عمر کی سادگی تو مشہور زمانہ ہے انکی اس قدر سادگی دیکھ کر صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ سے عرض کیا کہ امیر المومنین سے درخواست کی جائے کہ وہ عمدہ لباس زیب تن فرمایا کریں۔ جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے حضرت عمرؓ سے اس بارے میں گفتگو کرنے سے معذرت کی جب کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ لوگ حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے بات کریں۔ حضرت عائشہؓ اور آپ کی بیٹی حضرت حفصہؓ نے آپ سے اس طرح درخواست کی

وَفُودُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَرِدُونَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةُ رفعتهما اِثْنَتَى عَشَرَةَ رَفعةَ (ایام خلافت راشدہ)

آپ کے پاس عرب وعجم کے وفد آتے ہیں آپ اسی لباس میں ان سے ملاقات کرتے ہیں جس میں بارہ بارہ پیوند لگے ہوتے ہیں آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ آپ خوبصورت لباس پہنیں اور اچھی خوراک کھائیں۔

یہ سن کر امیر المومنین کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل پڑے طبیعت سنبھلی تو فرمایا آپ ام المومنین ہیں سرور گرامیؐ کے کھانے اور رہن سہن کے بارے میں آپ سے زیادہ کون جانتا ہے اس کے باوجود آپ مجھے دنیا کے عیش و آرام کا مشورہ دے رہی ہیں۔ یہ الفاظ اور منظر دیکھ کر امہات المومنین خود بھی آبدیدہ ہو گئیں۔ (احیاء العلوم، سیرت عمر جوزی)

رہن سہن اور کھانے پینے کے بارے میں سادگی کا اہتمام اس قدر تھا حضرت عمرؓ ایک

Marfat.com

دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے پسند نہیں کرتے تھے۔ بیت المقدس کے سفر کے دوران ایک عیسائی نواب نے انکی دعوت کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے گھروں میں تصویروں کی بہتات ہوتی ہے میں ایسی جگہ بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس نے عرض کیا میں کھانا آپ کی خدمت میں لے آتا ہوں تب آپ نے فرمایا دیکھنا کھانا سادہ ہونا چاہئے مجھے مختلف کھانے پسند نہیں ہیں میں دسترخوان پر نوع واقسام کے کھانے پسند نہیں کرتا۔ امیر المومنین کی سادگی نے پورے ملک بالخصوص انکی انتظامیہ کے ایک ایک فرد کو متاثر کرر کھا تھا۔ مدینہ سے کوسوں میل دور حمص کے گورنر کی سادگی کا یہ عالم تھا۔

عُمَیْرُ جِئْتَ تَمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْکَ مَا کَانَ فِیْهِمْ رَجُلٌ یَتَبَرَّعُ بِدَابَّةٍ فَبِئْسَ الْمُسْلِمُوْنَ وَبِئْسَ الْمُعَاهِدُوْنَ۔ (کنز العمال، احیاء العلوم)

عمیر تم پیدل چل کر یہاں پہنچے ہو کیا حمص کے لوگ اخلاقی طور پر اتنے گرے ہوئے ہیں کہ انہوں نے آپکو سواری بھی نہیں دی؟ گورنر حمص، میرے پاس سب کچھ ہے۔ وضو کے لئے لوٹا، جائے نماز، ناشتہ دان اور مجھے کیا چاہئے۔ انکو دیکھ کر امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کاش! اس جیسے لوگ مجھے اور میسر آئیں۔

Marfat.com

وسائل کی منصفانہ تقسیم

زکوٰۃ بے شک نظام اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔کوئی رکن کتنا مضبوط اور جامع کیوں نہ ہو وہ ہے تو ایک جز اور رکن ہی تنہا اس کے نفاذ سے اسلام کے مکمل فوائد اس ایک رکن کے ذریعے حاصل نہیں کیے جا سکتے۔جبکہ دین کے تمام اجزاء باہم جوڑے ہوئے اور مربوط ہیں۔جب تک ایک پیکج کے طور پر اسلام کے ضابطوں کو نہیں اپنایا جائے گا۔اس وقت تک ہمہ گیر نتائج کی توقع عبث سمجھی جائے گی۔اسلام کے جامع فوائد حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے نفاذ کے ساتھ دیانت، محنت، سادگی اور وسائل کا منصفانہ تقسیم کا طریق کار اختیار نہیں کرینگے اسوقت تک اسلام کی برکات کا ہمہ جہت نزول ممکن نہیں۔اس لئے کتاب وسنت کی روشنی میں خلفائے راشدین نے وسائل کی منصفانہ تقسیم کا طریقہ کار اپنایا۔

ایک بار حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بحرین میں حضرت طلحہؓ کو ایک جاگیر دینے کا فرمان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس پر فلاں فلاں شخصیات کے ساتھ حضرت عمرؓ سے بھی تائید کروائی جائے۔حضرت طلحہؓ دوسروں سے دستخط کروانے کے بعد حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے تائید کرنے سے انکار کر دیا۔

اَعِنْدَا کُلِّہٖ لَکَ دُوْنَ النَّاسِ

کیا لوگوں کو محروم کر کے یہ جاگیر صرف آپکو مل جائے۔

حضرت طلحہؓ غصہ میں بھرے ہوئے امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں جا کر کہتے ہیں کہ خلیفہ آپؓ ہیں یا عمرؓ تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا انشاء اللہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو منافع کی خطیر رقم سے محروم کردیا۔ ہوا یوں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے جلولہ کی جنگ میں شرکت کے بعد دوسرے تاجروں کی طرح مال غنیمت سے چالیس ہزار درہم کی بکریاں خریدیں۔ حضرت عمرؓ کو شک ہوا کہ سعد بن ابی وقاص نے میرا بیٹا سمجھ کر یہ مال سستے داموں دے دیا ہے۔ اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دیا کہ ان بکریوں کو فروخت کر کے اسی ہزار روپے رکھ کر باقی رقم سعد بن ابی وقاصؓ کو بھجوائی جائے تاکہ اس کو شہداء کے ورثاء میں تقسیم کردیں۔ (کتاب الاموال)

حضرت عمرؓ کو عوام الناس بالخصوص غرباء کا اسقدر خیال تھا کہ جب ملک میں قحط سالی کا سماں پیدا ہوا تو انہوں نے سرکاری چراگاہ کے انچارج حضرت ہنیؓ سے کہا ہنی مجھے غریب لوگوں کا بڑا خیال آتا ہے اس لئے ان کی بھیڑ بکریوں کو سرکاری چراگاہوں میں چرنے کی عام رخصت دیجئے جبکہ حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ اور ان جیسے مال دار لوگوں کی پرواہ نہ کرو اگر ان کے جانور ہلاک بھی ہو گئے تو یہ لوگ اپنے دوسرے وسائل پر گزارا کر سکتے ہیں۔ (کتاب الخراج)

Marfat.com

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِی الصَّدَقٰتِ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ

﴿البقرة ۲۷۶۔پ۳﴾

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں
اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گناہ گار کو پسند نہیں کرتے۔

Marfat.com

تحریک صدقہ وخیرات اور اسکے دنیاوی، اخروی ثمرات

رب کریم اور اسکے رسول ؐ نے زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ وخیرات کا اتنی بار حکم فرمایا ہے کہ جس کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ یہاں صرف چند ارشادات کا ذکر کرنا چاہوں گا تا کہ زکوٰۃ کے ساتھ یہ بات پوری اہمیت اور وضاحت کے ساتھ سامنے آئے کہ صدقہ وخیرات کی تحریک پر کس قدر زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کا منشا یہ ہے کہ یہ مہم رات دن، عسر و یسر، خفیہ اور اعلانیہ جاری رہنی چاہئے۔ اس لئے اس کے دنیاوی اور اخروی فوائد کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ ۝ (البقرة ۲۷٦۔پ ۳)

اللہ سود کو ختم کرتا ہے اور صدقات کو نشو نما دیتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بد عمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝ (البقرة ۲۷٤۔پ ۳)

جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں انکا اجر انکے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف و رنج کا مقام نہیں۔

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ (آل عمران ۱۳٤۔پ ۳)

وہ لوگ جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوشحال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

Marfat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ فِیْ اَمْوَالِھِمْ مَا یَکْفِی الْفُقَرَاءَ فَاِنْ جَاعُوْا وَعَرُوْا اَوْ جُھِدُوْا فَیَمْنَعِ الاغنیاءُ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّحَاسِبَھُمْ وَ یُعَذِّبَھُمْ (کتاب الاموال)

اللہ تعالی نے مالداروں کی دولت میں اسقدر زکوۃ وصدقات کا حصہ رکھ دیا ہے جس سے فقراء اور مساکین کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں اگر دولتمندوں کی عدم توجہ سے مسلمان بھوکے اور ننگے رہ جائیں تو اللہ تعالی کیطرف سے ان پر سخت عذاب اور احتساب ہوگا۔

حقیقی نیکی

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ (البقرۃ ۱۷۷۔پ ۲)

اصل نیکی اور بھلائی کا معیار یہ نہیں ہے کہ عبادت کے وقت تم مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی یہ ہے جو ایمان لائے اللہ، آخرت، ملائکہ، اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر اور جنہوں نے مال کی محبت کے باوجود اس کو خرچ کیا قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں مسافروں، سائلوں اور غلاموں کو آزادی دلانے پر اور اچھی طرح نماز اور زکوۃ ادا کی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَابْنَ آدم اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔ (بخاری، باب خرچ کرنے کی فضیلت)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر بندے کو اللہ کا پیغام ہے کہ اے ابن آدم تو ضرورت مندوں پر خرچ کر میں اپنے خزانہ سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔

عورتوں کو خاص کر صدقہ کرنے کا حکم

عَنْ زَيْنَبَ اِمْرَاةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ (باب الایمان مشکوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ میں خاص طور پر عورتوں کو مخاطب فرمایا کہ اے خواتین تم کو چاہئے کہ راہ خدا میں صدقہ کیا کرو اگرچہ تم کو اپنے زیورات میں سے دینا پڑے۔

ہر حال میں صدقہ کرنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَامُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (البخاری، مسلم۔ باب الصدقة)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے دست و بازو سے محنت کرے اور اس کمائی سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرتا جائے عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ نہ کر سکتا ہو تو پھر؟

آپؐ نے فرمایا کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد ہی کر دے یہ بھی ایک انداز کا صدقہ ہے، عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس قابل بھی نہ ہوتو ؟ آپ نے فرمایا تو اپنی زبان ہی سے لوگوں کو بھلائی اور نیکی کی توجہ دلائے عرض کیا گیا اگر اسکی بھی لیاقت یا ماحول نہ پائے؟ آپؐ فرماتے ہیں کہ کم ازکم شر سے اپنے آپ کو روکے یعنی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ ہے۔

بے دریغ خرچ کرتے جاؤ

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَلَاتُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكَ اِرْضَخِیْ مَااسْتَطَعْتِ۔ (بخاری، مسلم۔ باب الصدقة)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اللہ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں فراخ دلی سے خرچ کرتی رہو اور اس فکر میں نہ پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کر کر کے دوگی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا۔ اور اگر بے حساب دوگی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب نازل فرمائے گا اور دولت گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا۔ اس لئے خوب کشادہ دستی کا مظاہرہ کرتی رہو۔

Marfat.com

مال میں ہرگز کمی واقع نہیں ہوگی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ شَیْئًا وَمَا زَادَاللّٰہُ بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ (باب فضل الصدقۃ، مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے کسی کو معاف کر دینے سے آدمی ذلیل نہیں ہوتا بلکہ اللہ اس کو سر بلند کرتا ہے۔ اور جو بندہ اللہ کے لئے فروتنی اور خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت و بلندی سے سرفراز فرمائے گا۔

کس وقت صدقہ کا ثواب زیادہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنٰی وَلَاتُمْھِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ (بخاری، مسلم، باب صدقہ کی فضیلت)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کس صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ زیادہ ثواب اس میں ہے کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو اور تمہیں دولت کی خواہش اور ضرورت زیادہ ہو خاص کر اس وقت جب تمہیں راہ خدا میں خرچ کرنے سے محتاجی کا اندیشہ ہو۔ اللہ کی رضا کے لئے اپنا مال خرچ کرنا سچی خدا پرستی اور خدا طلبی کی دلیل ہے اور ایسے صدقہ کا ثواب بہت زیادہ ہے اور ایسا نہ ہو کہ تم سوچتے رہو، یہاں تک کہ موت آجائے اور جان حلق میں اٹک جائے اور پھر مال کے بارے میں وصیت کرنے لگو کہ اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو حالانکہ اب تو مال تمہاری ملکیت سے نکل کر خود بخود وارثوں کا ہو جائے گا۔

Marfat.com

کس کا صدقہ زیادہ افضل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (ابو داؤد، افضل ترین صدقہ)

حضرت ابو ہریرہؓ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ صدقہ افضل ترین ہے جو غریب آدمی اپنی محنت کی کمائی سے کرے اور پہلے ان پر خرچ کرو جن کی کفالت تیرے ذمہ ہے۔

غیر موذی جانور کی خدمت کا ثواب

اس ارشاد مبارک میں پالتو اور غیر موذی جانور کی خدمت کو بھی صدقہ شمار کیا گیا ہے۔ یہاں ایک کتے کی خدمت کے بدلے معافی کا ذکر ہو رہا ہے۔ یاد رہے حفاظت اور شکار کے بغیر شوقیہ کتا رکھنا جائز نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَكِیٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطْشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ الْمَاءَ فَغُفِرَ لَهَا بِذَالِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ (مشکوٰۃ، افضل ترین صدقہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک بدکردار عورت کا واقعہ بیان فرمایا کہ اس نے پیاس سے تڑپتے ہوئے ایک کتے کو کنوئیں کے کنارے دیکھا اس کے دل میں رحم پیدا ہوا تو پانی کا ڈول نہ دیکھ کر اس نے اپنے چمڑے کے موزے کو اپنی اوڑھنی (دوپٹہ) سے باندھ کر کنوئیں سے پانی نکال کر اس کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اس نیکی کے بدلے اس عورت کو معاف کر دیا۔ایک شخص نے عرض کیا کہ یا نبی اللہؐ! کیا جانوروں کو بھی کھلانے پلانے میں ثواب ملتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں جانوروں کی خدمت میں ثواب ہے۔

ایصالِ ثواب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ اِنَّ اُمِّی اِفْتَتَلَتْ نَفْسَهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌاِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟قَالَ نَعَمْ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں ایک شخص نے (سعد بن عبادہ) آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے۔میرا خیال ہے کہ اگر اسے موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرنے کا حکم دیتی۔اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں ایصال ثواب ہوگا۔آپؐ نے فرمایا بالکل ثواب ملے گا۔

اجر وثواب کی شادابیاں

مولائے کریم کی رضا ورغبت کے لئے بیماروں،معذوروں اور بے نواؤں پر زکوٰۃ وصدقات اور ایک دوسرے کے لئے ایثار وقربانی کرنا قرآن کریم کے زاویہ نگاہ سے ایسا عظیم اور افضل ترین عمل قرار پایا ہے کہ اس فکر وعمل کی رفعتوں کو پہاڑوں کے ہم وزن اور انکی بلندیوں کے ہم پلہ قرار دیا گیا ہے۔قیامت کے روز زکوٰۃ وصدقات کی برکات کو دیکھ کر محیّر حضرات حیران وششدر رہ جائیں گے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا کَمَا یُرَبِّی اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔(مشکوٰۃ، متفق علیہ۔باب الزکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو آدمی کھجور کے برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے (اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی ہی سے قبول کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہوئے اس کے مالک کے لئے اسکی افزائش فرماتے رہتے ہیں جیسا کہ کوئی تم میں سے بچھڑے کی پرورش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ o اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o (البقرة ٢٦١، ٢٦٢۔ پ ٣)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے برکت عطا فرماتا ہے وہ فراخ دست بھی ہے اور جاننے والا بھی۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْیٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ اَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (مشكوة، صدقه كی فضيلت)

Marfat.com

حضرت ابو سعیدؓ خود ہی ذکر کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا لباس عطا فرمائیں گے اور جس مسلمان نے اپنے مسلم بھائی کو بھوک کے وقت کھانا کھلایا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل عنائت فرمائیں گے۔ اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ سربمہر پاکیزہ شراب پینے کے لئے دیں گے۔

☆☆☆

☆ تم لوگوں پر خرچ کرو تمہارے پر اللہ تعالیٰ خرچ کرے گا۔

☆ عورتوں کو خاص کر صدقہ کرتے رہنا چاہئے۔

☆ خرچ کرنے، معافی دینے اور خاکساری سرفرازی کا ذریعہ ہے۔

☆ صدقہ کی عظمت پہاڑوں کے ہم وزن ہوگی۔

☆ صدقہ کے بعد احسان جتلانا صدقہ کو ضائع کرنا ہے۔

☆ دنیا کے پانی کے بدلے شراب طہور۔

Marfat.com

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَخَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَشَرٌّ لَّهُمْ۔

﴿آل عمران ۱۸۰۔پ ۴﴾

اور بخیل لوگ یہ گمان نہ کریں کہ جو اللہ نے ان کو عطا کیا ہے وہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لئے نقصان دہ ہے۔

Marfat.com

کنجوسی کے نقصانات

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُوْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔(ترمذی، باب الانفاق)

حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن میں دو عادتیں نہیں ہوسکتیں کنجوسی اور بداخلاقی۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوْا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوْا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَ ھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ (مسلم، باب الانفاق)

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم و زیادتی سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اسی طرح حرص و کنجوسی سے بچے رہو، کیونکہ یہ قتل و غارت اور حرام پر آمادہ کرتی ہے اسی وجہ سے تم سے پہلے کئی لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔

رب کعبہ کی قسم مال دار نقصان اٹھائیں گے اگر-----

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ جَالِسٌ وَفِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَا ھُمْ (متفق علیہ، مشکوۃ باب صدقہ اور کنجوسی سے نفرت)

Marfat.com

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیت اللہ کے سایہ میں جلوہ افروز تھے اس وقت آپؐ نے فرمایا کعبہ کے رب کی قسم کچھ لوگ نقصان اٹھائے جا رہے ہیں میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں نقصان اٹھانے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا دولتمند لوگ البتہ وہ نقصان سے محفوظ رہیں گے جنہوں نے اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے اور ہر جانب صدقہ وخیرات کا سلسلہ جاری رکھا مگر ایسے مال دار کم ہی ہوا کرتے ہیں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (آل عمران ۱۸۰۔پ ٤)

جن لوگوں کو اللہ نے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لئے اچھی ہے۔ نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت ہی بری ہے جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمان کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝ (محمد ۳۸۔پ ۲٦)

ہاں! تمہیں دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو مگر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہونگے۔

نام نہاد سخی

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (بقرہ ٢٦٤ پ٣)

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ دیکر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور وہ نہ اللہ پر ایمان رکھتا نہ آخرت پر اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ (بقرہ ٢٦٦ پ ٣)

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو نہروں سے سیراب کھجوروں، انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہو۔ اور وہ عین اس وقت ایک تیز بگولے کی زد میں آ کر جھلس جائے، جبکہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کم سن بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں اسی طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو۔

Marfat.com

مال کی تباہ کاریاں

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ o الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ o (حم السجدة ٦،٧۔پ ٢٤)

تمہارا خدا تو بس ایک ہی خدا ہے لہذا تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى o قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا o قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى o وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى o (پ١٦، طه ١٢٤ تا ١٢٧)

اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا۔ اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا پرودگار دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا یہاں مجھے کیوں اندھا اٹھایا گیا؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں اس لئے کہ ہماری آیات کو جب وہ تیرے پاس آئیں تھیں تو نے اسے بھلا دیا ایسے ہی تو آج بھلایا جا رہا ہے۔ اس طرح ہم حد سے گزرنے والوں اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والوں کو دنیا میں بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔

زکوٰۃ و عشر نہ دینے والوں کے بارے میں قرآن مجید نے نہایت ہی عبرت انگیز واقعہ بیان کیا ہے۔ ایک شخص بڑا نیک فیاض تھا وہ اپنے باغات کی آمدنی سے کھلے دل مساکین پر صدقہ و خیرات کرتا اس کے فوت ہونے کے بعد اس کی جواں سال

اولاد نے کہا کہ ہمارے والد کا طریقہ مناسب نہیں تھا کیونکہ اس طرح تو ہماری جائیداد میں وہ ترقی نہیں ہوسکی جو ہونی چاہئے تھی۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ آئندہ پھل توڑنے اور فصلوں کی کٹائی کے وقت کسی کو کچھ نہیں دینا چاہئے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ پھل رات کے وقت توڑا جائے تاکہ سائل اور فقیروں سے نجات حاصل کرسکیں۔ وہ اس ناپاک ارادے کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے تو ابھی باغ میں نہیں پہنچے تھے کہ تو ایک بگولے نے ان کے باغ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اس پر قرآن نے تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ یہ دنیا کا عذاب ہے جب کہ آخرت کا عذاب تو کہیں سخت ہوگا۔

باغ کی بربادی

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ٥ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ٥ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ٥ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ٥ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ٥ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ٥ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ٥ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ٥ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ٥ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ٥ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ٥ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ٥ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٥ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ٥ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ٥ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ٥ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ (پ ۲۹، قلم ۱۷ تا ۳۳)

Marfat.com

ہم نے ان (اہل مکہ) کو اسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ایک باغ کے مالکوں کو آزمائش میں ڈالا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ضرور اپنے باغ کے پھل توڑیں گے اور وہ کوئی استثناء نہیں کر رہے تھے۔ رات کو وہ سوئے پڑے تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک بلا اس باغ پر پھر گئی اور اس کا ایسا حال ہو گیا جیسے کٹی ہوئی فصل صبح ان لوگوں نے ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف نکل چلو۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں نہ آنے پائے۔ وہ کچھ نہ دینے کا فیصلہ کئے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی اس طرح وہاں گئے جیسے کہ وہ پھل توڑ کر ہی رہیں گے مگر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے ہیں......نہیں بلکہ ہم محروم رہ گئے ہیں۔ ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم اللہ کو یاد کیوں نہیں کرتے؟ وہ پکار اٹھے پاک ہے ہمارا رب، واقعی ہم گناہگار تھے۔ پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ افسوس ہمارے حال پر بے شک ہم نے سرکشی کی تھی۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں بدلے میں اس سے بہتر باغ عطا فرمائے۔ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایسا ہوا کرتا ہے عذاب اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے، کاش یہ لوگ اس کو جانتے۔

مغرور دولت مند کا انجام

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ

Marfat.com

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَفِى الْاَرْضِ ط
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ○ قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ اَوَ لَمْ
يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ
جَمْعًا وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ
زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ
قَارُوْنَ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ
اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ○ فَخَسَفْنَا بِهٖ
وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ○ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ
وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَوْ لَا اَنْ مَّنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ○ (قصص۷۶تا۸۲پ۲۰)

یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون موسیٰؑ کی قوم کا ایک شخص تھا پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہو گیا۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقت ور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی۔ ایک دفعہ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا پھول نہ جا اللہ پھولنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ جو مال اللہ نے تمہیں دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں بھی اپنا کردار فراموش نہ کر، احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا تو اس نے کہا یہ سب کچھ تو مجھے میرے علم کی بنا پر دیا گیا ہے۔ کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سے ایسے لوگوں کو ہلاک

کر چکا ہے جو اس سے زیادہ قوت اور جمعیت رکھتے تھے۔ مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔ ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پوری ٹھاٹھ باٹھ سے نکلا جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے کاش ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے ہائے! یہ تو بڑا نصیب والا ہے مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے وہ کہنے لگے افسوس! تمہارے حال پر اللہ کا اجر بہتر ہے اس شخص کے لیے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ استغنا کی دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو۔ آخر کار ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد آپ کر سکا اب وہی لوگ جو کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے کہنے لگے افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ افسوس ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے۔

حشر میں پہلی ذلت آمیز سزا

جن کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے مقابلے میں اسباب و وسائل سے نوازا ہے اگر وہ ان کا حق ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو ان مال داروں پر اس قدر ناراضگی ہے کہ عام لوگوں کو سزائیں تو جہنم میں داخلے کے بعد ہونگی لیکن ان سرمایہ پرستوں کو محشر کے میدان میں ہی ذلت آمیز سزا سے دوچار کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْبَقَرَةٌ اَوْغَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمُ مَا یَکُوْنُ اَسْمَنَهٗ تَطَاهٗ

بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَارَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ (مشکوٰۃ، باب الزکوٰۃ)

حضرت ابوذرؓ نبیؐ سے بیان کرتے ہیں کہ جس آدمی کے پاس اونٹ، گائے یا بکریاں ہوں اور پھر وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو ان جانوروں کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہ وہ بہت موٹے تازے ہوں گے وہ اس کو اپنے پاؤں سے روندیں اور سینگوں سے چھیدیں گے۔ پہلے جانور گزر جائیں گے تو دوسرے آ جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پچاس ہزار سال تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ محشر کا دن پچاس ہزار سال طویل ہوگا۔

جہنم میں اذیت ناک سزائیں

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَاكُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (توبہ ۳۴، ۳۵۔ پ ۱۰)

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کئے جا رہے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں اذیت ناک عذاب کی خوشخبری سنائی جائے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھتے رہو۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکَاۃَ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَومَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوِّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِی بِشِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا لَایَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًالَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّلَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (بخاری، باب الزکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو داغ ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس آدمی کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ ''میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں،، پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے معراج والی رات میں کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے آگے پیچھے دھجیاں لٹک رہی ہیں اور وہ جانوروں کی طرح تھوہر، کانٹے اور دوزخ کے گرم پتھر کھا رہے ہیں تو آپؐ نے دریافت فرمایا

مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیلُ! قَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَا یُؤَدُّوْنَ صَدَقَاتَ اَمْوَالِھِمْ (ترغیب)

اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

Marfat.com

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

〈انبیاء۷۔پ۱۷〉

اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

مال کے بارے میں انسان کی جبلت (Nature)

نبی محترم ؐ نے مال کے بارے میں انسانی جبلّت کا تجزیہ کرتے ہوئے اسطرح فرمایا کہ انسان بنیادی طور پر بڑا حریص اور بخیل واقع ہوا ہے اگر اسے سیم وزر سے بھرا ہوا ایک کھلا میدان دے دیا جائے تو اس پر اکتفا کرنے کی بجائے یہ دوسری وادی کی تلاش میں سرگرداں ہو جائیگا۔ یہ حرص وہوس انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناشکری، نافرمانی اور مال کی محبت پر اکسائے رکھتی ہے۔ اس وجہ سے جب اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جائے تو وہ بہانے تلاش کرتے ہوئے فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے فرار کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ دنیادار لوگ تو ایک طرف پانچ وقت کے نمازی اور دینی سوچ رکھنے والے لوگوں کا عالم یہ ہے کہ جونہی ان کے سامنے زکوٰۃ کا مسئلہ بیان کیا جائے تو انکی طبیعتوں میں اضطراب کا پہلو نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ انکی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح زکوٰۃ سے جان چھوٹ جائے حالانکہ سوچ تو یہ ہونی چاہئے کہ میں بھی تو دوسروں کی طرح ایک انسان ہوں لیکن اللہ نے مجھ پر احسان فرماتے ہوئے میرے عزیز واقربا کی نسبت مجھے مال کی کشادگی سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس لئے مجھے کھلے ہاتھ خرچ کرنا چاہئے، بالخصوص زکوٰۃ تو دل کی رغبت کے ساتھ پائی پائی ادا کرنی چاہئے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ (العدیت ٦، ٧، ٨)

حقیقت یہ کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ خود اس پر گواہ ہے اور وہ مال ودولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔

Marfat.com

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ○ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ○ (العلق ۶،۷)

ہرگز نہیں انسان سرکشی کرتا ہے اس بناء پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التغابن ۱۶)

اور جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔ (بنی اسرائیل ۱۰۰)

اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کیجئے

اسلام نے ہمیں صرف نیکی کرنے کا حکم ہی نہیں دیا وہ نیکی کے معاملات میں مستعدی، جلدی اور ایک دوسرے پر مسابقت کا حکم دیتے ہوئے اسے انبیاء کی خاص صفت شمار کرتا ہے۔ اگر مسلمانوں کے حالات کا تقاضا ہو تو اگلے سال کی زکوٰۃ علی الحساب پہلے بھی ادا ہو سکتی ہے۔ حضرت عباس نے ایسا ہی کیا تھا۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (بقرہ ۱۴۸)

نیکی کے کاموں میں جلدی کرو۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (عمران ۱۳۳)

اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (واقعہ ۱۰،۱۱۔ پ ۲۷)

ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہی اللہ کے مقربین میں سے ہونگے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○ (الانبیاء ۹۰۔ پ ۱۷)

Marfat.com

بلاشبہ وہ نیکی میں مستعدی سے کام لیتے ہیں اور وہ ہمیں ترغیب وترہیب اختیار کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور وہ ہم ہی سے ڈرتے ہیں۔

قسطوں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے نقصانات کی تلافی ممکن نہیں

آج کل بے شمار کاروباری حضرات یکمشت زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے اپنی کاروباری سہولت کی خاطر بالاقساط زکوٰۃ نکالتے ہیں۔اس طرح زکوٰۃ کی رقم سارا سال ان کے کاروبار میں لگی رہتی ہے جسکا منافع وہ خود استعمال کرتے ہیں۔بدقسمتی سے یہ سہولت بعض علماء اور اداروں کے ذمہ دار انکو فراہم کرتے ہیں۔تاکہ یہ سہولت دینے سے دولت مند معاون بننے کے ساتھ خوش بھی رہے۔انہیں مطمئن کرنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ کونسا ہم نے ایک دفعہ ہی سارا بجٹ خرچ کر لینا ہے۔البتہ یہ سہولت ایسے تاجر کو دی جاسکتی ہے جس کے پاس زکوٰۃ نکالنے کے لئے فوری طور پر نقدی موجود نہیں ایسے شخص کے پاس جوں ہی سرمایہ آئے اسے اللہ تعالی کا قرض فی الفور ادا کرنا چاہئے اس سے یہ نقصانات تو بالکل واضح ہیں جنکا تدارک ممکن نہیں۔

1-زکوٰۃ کی رقم سے منافع کمانا

2-جان بوجھ کر مقروض رہنا

3-اس سہولت کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی سالوں کی زکوٰۃ کا جمع ہوتا جانا۔

4-غریبوں کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر اچانک موت واقع ہونا۔

5-حکمِ خداوندی پر فوری عمل کی بجائے اس سے جان چھڑانے کی تدبیریں تلاش کرنا۔

جس طرح شرعی عذر کے بغیر روزہ، حج، نماز مؤخر نہیں کیے جاسکتے تو زکوٰۃ کو کس طرح مؤخر کیا جاسکتا ہے؟ فاعتبرو یا اولی الابصار

زکوٰۃ سے بچنے کے لئے حیلے بہانے حرام ہیں

کوئی شخص زکوٰۃ سے بچنے کے لئے بہانے تلاش کرتا ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے حکم سے بچنے والے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے بندر اور خنزیر بنا دیا تھا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ ہفتہ کے دن تمہارے لئے مچھلیاں پکڑنا حرام ہیں تو انہوں نے گڑھے کھود لئے تاکہ ہفتہ کے دن آنے والی مچھلیاں گڑھوں میں رک جائیں اور ان کو اتوار کو پکڑا جائے اس حیلہ سازی پر انکو یہ سزا ملی۔

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ (الاعراف ۱۶۳۔پ ۹)

اور ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ انہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ ہفتہ کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں ہفتہ ہی کے دن ابھر ابھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں اور ہفتہ کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں۔ یہ اس لئے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ (الاعراف ۱۶۶۔پ ۹)

پھر جب وہ پوری سرکشی کے ساتھ وہی کام کئے چلے گئے جس سے انہیں روکا گیا تھا، تو ہم نے کہا کہ بندر ہو جاؤ ذلیل وخوار۔

حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے، آپ کی دعا کے بدلے اس امت کے لوگوں کی شکلیں تو بندروں جیسی نہیں ہونگی لیکن بعض کی عادتیں بندروں اور خنزیروں کی طرح ہو جائیں گیں۔ نعوذ باللہ من ذالک
کی

Marfat.com

زکوٰۃ کی ادائیگی چھپا کر ہو یا دکھا کر

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔(البقرۃ۲۷۴۔پ۳)

جو لوگ رات اور دن خفیہ اور ظاہر طور پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔انہیں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والے شخص اور مسلمانوں کے حالات کے پیش نظر اس بات کی اجازت عطا فرما رہے ہیں کہ علی الاعلان اور خفیہ جس طرح بھی اس کی راہ میں خرچ کرو گے اس کی بارگاہ میں اجر و ثواب پاؤ گے اگر ظاہری طور پر صدقہ کرنے سے آدمی کی طبیعت میں غرور و تکبر اور نمود و نمائش کے محرکات نہ ہوں اور اس سے دوسروں میں زکوٰۃ و صدقات کی تحریک پیدا ہوتی ہو تو یہ انداز نہایت ہی بہتر ہوگا بشرطیکہ اس طریقے سے لینے والے کی عزت نفس مجروح نہ ہو ورنہ خفیہ طور پر صدقہ دینا چاہئے۔آپ کا ارشاد ہے ایسی صورت میں اس طرح اور اس قدر احتیاط سے چھپا کر صدقہ دیا جائے کہ ایک ہاتھ کو دوسرے کی خبر تک نہ ہو سکے۔بعض علماء اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ زکوٰۃ دوسرے کو بتا کر دینی چاہئے اس انداز میں وہ کئی مصلحتیں بیان کرتے ہیں۔لیکن وہ مصلحتیں قرآن و حدیث کے فلسفہ کے مقابلے میں نہایت ہی ہلکی اور حقیر ہیں لہذا ضروری نہیں کہ زکوٰۃ بتا کر دی جائے۔

غلطی سے غیر مستحق کو زکوٰۃ ادا ہو جائے تو؟

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیۡ یَدِ سَارِقٍ فَاَصۡبَحُوۡا

Marfat.com

يَتَحَدَّثُوْنَ تُصَدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَافِى يَدِ غَنِىّ فَاصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِىّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِىّ فَاَتٰى فَقِيْلَ لَهُ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِىُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ (باب الانفاق، مشکوٰۃ، البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا۔ رات کے اندھیرے میں ایسے شخص کو دے بیٹھا کہ صبح کے وقت معلوم ہوا یہ تو چور تھا اس نے اللہ کی تعریف کی اور پچھتایا کہ میں ایک چور کو صدقہ دے آیا ہوں۔ اگلی رات وہ ایک بدکار عورت کو دے بیٹھا صبح لوگوں نے تعجب کیا کہ کوئی شخص فاحشہ عورت کو صدقہ دے گیا ہے۔ اب اس نے پھر اللہ سے معافی مانگی اور رنجیدہ خاطر ہو کر کہنے لگا کہ افسوس میں نے ایک بدکار عورت پر اپنا صدقہ ضائع کر دیا۔ پھر تیسری رات ایسے شخص کو صدقہ دیا جو خود مالدار تھا اس کے بارے میں بھی لوگوں سے معلومات حاصل ہوئیں۔ اب اس نے پھر اللہ سے استغفار اور اپنے آپ پر افسوس کا اظہار کیا کہ میں کیسا آدمی ہوں کہ پہلے میں نے چور کو دیا پھر ایک فاحشہ کو اور بعد ازاں ایک مالدار آدمی پر اپنا صدقہ ضائع کیا۔ اسے تسلی دی گئی کہ ممکن ہے چور اس طرح برے فعل کو چھوڑ دے اور فاحشہ عورت اپنے جرم سے

Marfat.com

اجتناب کرے اور مالدار شخص شرما کر خود بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کردے۔ گویا کہ اس طرح بے علمی سے غلط جگہ پر دی ہوئی خیرات اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اسے دوبارہ زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں۔

اندازہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کی دلیل

آپؐ اور آپ کے بعد کے خلفا کے دور میں باغات اور بعض فصلوں کی زکوٰۃ اندازہ سے ادا کی جاتی تھی۔ اگر یقین سے معلوم ہو جائے کہ اندازہ میں غلطی ہوئی ہے تو اس کی درستگی کر لینی چاہئے۔ اگر کریانہ فروش یا کوئی تاجر مال تجارت کو ایک ایک کر کے شمار نہیں کر سکتا یا پھر سال میں مال میں کمی بیشی ہوتی رہی تو خلوص نیت کے ساتھ ٹھیک اندازہ لگانے کی کوشش کرے نیت میں کھوٹ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَلَمَّا جَآءَ وَادِیَ الْقُرٰی اِذَا اِمْرَاَۃٌ فِیْ حَدِیْقَۃٍ لَّھَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَصْحَابِہٖ اُخْرُصُوْا فَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَھَا اَحْصِیْ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَلَمَّا اَتَیْنَا بِتَبُوْکَ قَالَ اَمَا اِنَّھَا سَتَھُبُّ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ وَلَا یَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَمَنْ کَانَ مَعَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَعْقِلْہُ فَعَقَلْنَاھَا وَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیٍّ وَاَھْدٰی اَیْلَۃَ لِلنَّبِیِّ ﷺ بَغْلَۃً بَیْضَآءَ وَکَسَاہُ بُرْدًا وَکَتَبَ لَہٗ بِبَحْرِھِمْ فَلَمَّا اَتٰی وَادِیَ الْقُرٰی قَالَ لِلْمَرْاَۃِ کَمْ جَآءَتْ حَدِیْقَتُکِ قَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (باب خرص التمر۔ صحیح بخاری)

حضرت حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کے موقع پر آپؐ کے ساتھ تھے جب ہم القریٰ وادی سے گزر رہے تھے تو ہم نے ایک عورت کو اس کے باغ میں دیکھا

Marfat.com

تو نبیؐ نے ہمیں پھل کا اندازہ کرنے کے لئے فرمایا اور لوگوں نے مختلف اندازے لگائے جبکہ آپؐ نے اس کا دس وسق اندازہ لگایا۔ پھر آپؐ نے عورت کو فرمایا کہ اس باغ کی جتنے وسق کھجوریں ہوں اسے یاد رکھنا اس کے بعد جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر چوکنے رہنا کہ آج رات زوردار آندھی آئے گی۔ اس لئے کوئی شخص کھڑا ہونے کی کوشش نہ کرے اور اپنے اونٹوں کو بھی مضبوطی کے ساتھ باندھنا۔ جب رات کو زوردار آندھی چلی تو ایک شخص کھڑا ہوا آندھی نے اسے اٹھا کر دور پہاڑوں میں پھینک دیا۔ اس موقعہ پر ایکہ کی ریاست کے حکمران نے آپ کی خدمت میں بہترین سفید خچر اور ایک قیمتی چادر تحفہ میں پیش کی (گویا کہ یہ اس کی طرف سے اطاعت کا اظہار تھا) نبی اکرمؐ اسے اپنی جگہ برقرار رہنے کی سند عطا فرمائی۔ جب ہم واپس القریٰ وادی میں پہنچے تو آپؐ نے اس عورت سے پوچھا کہ پھل کا وزن کتنا تھا تو اس عورت نے عرض کیا آپؐ نے جو دس وسق کا اندازہ لگایا تھا وہ ٹھیک ٹھیک اتنا ہی ثابت ہوا۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدْعُوْا الثُّلُثَ فَدَعُوْا الرُّبُعَ۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، باب کس چیز میں زکوٰۃ فرض ہے)

حضرت سہل بن حثمة بیان کرتے ہیں کہ نبی محترمؐ نے فرمایا کہ جب تم باغ کے عشر (زکوٰۃ) کا اندازہ لگاؤ تو اس میں تیسرا یا چوتھا چھوڑ دیا کرو دوسرے موقعہ پر فرمایا کہ مسافر، پرندے اور غرباء کے لئے۔

اصل مال اور منافع پر زکوٰۃ

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف منافع کی زکوٰۃ دینی چاہیے حالانکہ حساب ہونے کے بعد

Marfat.com

اصل رقم اور منافع کو ملا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ اور رقم کا شمار ون پوائنٹ سے ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاَدَمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّبِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ، فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ! اِنَّمَا هُوَ الْاَدَمُ قَالَ قَوِّمْهُ ثُمَّ اَخْرِجْ صَدَقَةً (رواه الشافعی واحمد والدار قطنی والبیهقی)

حضرت ابو عمرو بن حماسؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ چمڑا اور تیر کے ترکش فروخت کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین یہ تو فقط چمڑا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کی قیمت لگاؤ اور اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

سال میں مال کے گھٹنے اور بڑھنے کی صورت میں زکوٰۃ؟

نیت ٹھیک اور ہر دم مالک حقیقی کی خوشنودی مطلوب ہو تو آدمی دائیں بائیں راستے تلاش کرنے کی بجائے للّٰہیت کے ساتھ ایسی صورت حال میں وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرے تو مال کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں اس صورت حال میں سال کی آخر یا اس کے وسط کو معیار بنا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ جس طرح آپ جنس اور فصل کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔

کیا بنک کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

اجتماعی نظام میں ہر فرد کا مطمئن ہونا ضروری نہیں اس کو سمجھنے کے لئے حضرت عبداللہ بن عمر سے اموی دور میں سوال کیا گیا کہ کیا ہم اپنی زکوٰۃ اب بھی بیت المال میں جمع کروائیں جبکہ دیانت و امانت کے حوالے سے خلفائے راشدین کا ماحول باقی نہیں رہا

Marfat.com

تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس کے باوجود زکوٰۃ کے اجتماعی نظام کو بحال رکھنے کے لئے آپ اپنی زکوٰۃ وصدقات بیت المال میں جمع کروائیں اس حوالہ کی بنیاد پر بنک کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

فکس ڈیپازٹ

بنک کا کاروبار اور منافع کے لئے رقم ڈیپازٹ کروانا شرعاً حرام ہے۔ حرام کے مال سے اللہ تعالیٰ صدقہ قبول نہیں کرتا۔ البتہ اصل سرمایہ پر زکوٰۃ ہوگی۔ اگر زکوٰۃ کے لئے اس کے پاس کوئی گنجائش نہیں تو جب ڈیپازٹ کی مدت ختم ہوگی تو سارے سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کرنا ہوگی۔ کیونکہ یہ غربا کا حق اور اللہ تعالیٰ کا قرض ہے۔ جس کی ادائیگی فرض ہے۔

باؤنڈ کی زکوٰۃ دینا لازم ہے

باؤنڈ قرض کی رسید ہے اور یہ قرض بھی ایسا ہے جو سہل الوصول ہے اس لئے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی ہاں یہ رعایت ہے کہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے جب کیش کروائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔

کارخانہ اور پلازہ پر زکوٰۃ کیوں نہیں؟

کارخانہ کی مشینری، جگہ اور بلڈنگ پر زکوٰۃ نہیں اس کی سالانہ آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح تو کارخانے دار ہر سال نیا کارخانہ اور فیکٹری لگا کر ہمیشہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ رہے گا جبکہ ملکیت کے اعتبار سے وہ کروڑوں اور اربوں کا مالک بن چکا ہے۔ ایسے اہل فکر لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت کا مقصد دنیا دار حکمرانوں کی طرح دولت اکٹھا کرنا نہیں بلکہ حاجت مندوں کی ضروریات پورا

Marfat.com

کرنے کے ساتھ اس کا یہ بھی مقصد ہے کہ دولت گردش میں رہنی چاہئے کیونکہ ایسے ہی مسلمانوں کی معیشت مضبوط اور غریبوں کو روزگار مل سکتا ہے۔ کوئی کارخانے دار ہمیشہ زکوٰۃ سے نہیں بچ سکتا کیونکہ کاروبار کے پھیلاؤ کی ایک حد ہوتی ہے۔ اسے کنٹرول کرنا بھی اپنی جگہ پر ایک مسئلہ ہے لہٰذا کارخانے کے اوپر زکوٰۃ نہیں۔ اس کی سالانہ آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔ پلازہ بھی آمدنی کا ذریعہ ہے، ذرائع آمدنی پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

كَیْ لَا یَكُوْنُ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْكُمْ۔ (حشر ۷۔ پ ۲۸)

تاکہ دولت، دولت مندوں کے درمیان نہ گھومتی رہے۔

کیا رمضان المبارک میں زکوٰۃ ضروری ہے؟

رمضان المبارک میں ہی زکوٰۃ ادا کرنا شریعت کی طرف سے لازم نہیں البتہ کوئی شخص اپنا حساب وکتاب اس انداز سے کرتا ہے کہ اس کا تجارتی سال رمضان میں پورا ہوتا ہے تو آپ کے فرمان کے مطابق دوسرے مہینے کی بجائے زیادہ ثواب ملے گا۔

مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَیْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِیْضَةً فِیْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ۔ (مشکوۃ، باب رمضان)

جس شخص نے رمضان المبارک میں نفل نیکی کی گویا کہ اس نے ایک فرض ادا کیا اور اس کو فرض ادا کرنے سے 70 گنا ثواب ملے گا۔

صاحب نصاب کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

صاحب نصاب کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ زکوٰۃ کے لئے نیت ضروری ہے۔ اگر زکوٰۃ اسکی اجازت کے بغیر ادا کی جائیگی تو اس طرح اسکی نیت کا دخل نہیں ہوگا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

عورت اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی

عورت اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں زکوٰۃ کی بجائے نفلی صدقہ مراد ہے۔

بیٹے، بیٹی کو زکوٰۃ سے مکان بنا کر دینا؟

بعض صاحب نصاب حضرات اپنی زکوٰۃ سے شادی شدہ بیٹے بیٹیوں کو مکان بنا کر یا اسکی رقم ادا کر دیتے ہیں اصلاً تو شاید اسطرح زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہو لیکن اس میں احتیاط کا فقدان بہت نمایاں ہے وہ اسطرح کہ اکثر حضرات یہ کام کسی دوسرے غریب کی خاطر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت ان کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ حتی المقدور پیش نگاہ تمام غریبوں کو کچھ نہ کچھ دیا جائے لیکن جب اپنے کسی عزیز کی باری آئے تو یک مشت زکوٰۃ خرچ کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں اس مین ذاتی تعلق داری اور یا کسی عزیز کی بیٹی کے حوالے سے برادری میں اپنا اور ان کا وقار اور معیار زندگی بلند مقصود ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو نبی اکرمؐ کی سنت مبارکہ سامنے رکھنی چاہئے۔ جب آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ ایک خادمہ کی درخواست کر رہی تھی تو آپ نے یہ کہہ کر معذرت فرمائی بیٹا! ابھی تک اور بھی بہت سارے غرباء باقی ہیں۔ میں آپکو دوسروں پر ترجیح نہیں دے سکتا۔

زکوٰۃ کے مال سے حج کروانا جائز نہیں

زکوٰۃ کے مال سے حج کروانا جائز نہیں ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کیونکہ زکوٰۃ کا مال صرف دو طرح کے لوگوں کو دیا جا سکتا ہے ایک تو وہ جو اس مال کے محتاج ہوں جیسے فقراء، مساکین اور غلام وغیرہ اور دوسرے ان لوگوں کو جن سے دوسرے مسلمانوں

Marfat.com

کو فائدہ ہو۔اور فقیر کو زکوٰۃ کے مال سے حج کروانے میں نہ تو مسلمانوں کو فائدہ ہے اور نہ ہی اسے کوئی اس کی ضرورت ہے اس پر تو حج فرض نہیں لہذا اسے حاجتمندوں اور مسلمانوں کے مصالح میں دینا چاہئے۔مانگ کر حج کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ کچھ علماء کا خیال ہے کہ اگر کسی حج کرنے والے کے پاس کچھ رقم کم ہو تو کچھ تعاون کیا جا سکتا ہے۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ۔(البقرۃ ۱۹۷۔پ ۲)

سفر حج کے لئے زادراہ ساتھ لے جاؤ،اور سب سے بہتر زادراہ پرہیزگاری ہے،پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔

حج کی رقم پر زکوٰۃ نہیں

حج کے لئے جمع کروائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ وہ رقم اس کی ملکیت سے نکل چکی ہے۔

کیا کرایہ پر دیئے گئے مکان، دوکان پر زکوٰۃ ہوگی؟

گھر کے لئے پلاٹ ہو تو زکوٰۃ نہیں البتہ فروخت کے لئے پلاٹ پر سیل کے وقت زکوٰۃ ہوگی۔کرایہ پر دیئے ہوئے دوکان اور مکان کی سالانہ بچت پر زکوٰۃ دینا ہوگی ہے۔

پگڑی، پراویڈنٹ فنڈ کب تک زکوٰۃ سے مستثنیٰ

پراویڈنٹ فنڈ کی رقم جب ملازم کو اس کی ریٹائرمنٹ پر ملے گی اور اسے ایک سال گزر جائے گا تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ اس سے پہلے وہ اس کے قبضہ میں نہ تھی وہ اس کے تصرف کا مالک نہ تھا۔اسی طرح پگڑی پر دی ہوئی رقم کی واپسی تک زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ دوکان کی ملکیت کی شکل میں ہے اگر وہ پگڑی نہ دیتا تو اسے دکان حاصل نہیں ہو سکتی تھی بے شک وہ اس دکان کا کرایہ ادا کرتا ہو۔واپسی پر ایک سال کی زکوٰۃ دینا چاہئے۔اسکو صفحہ 124 والے مسئلہ پر قیاس کرنا چاہئے۔

کیا نصاب پورا کرنے کے لئے سونا اور چاندی دونوں کو جمع کیا جائے؟

اگر کسی کے پاس سونے اور چاندی میں سے کسی کا نصاب بھی پورا نہیں ہے تو اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان دونوں کو جمع کر کے نصاب پورا کیا جائے گا اور اس سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ لیکن دوسرے آئمہ اس کے خلاف ہیں ان کے نزدیک جب تک سونا اور چاندی الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے زکوٰۃ دینی واجب نہیں ہے ان دونوں کو باہم ملا کر نصاب پورا نہیں کیا جائے گا اور یہی مسئلہ صحیح ہے کیونکہ یہ دونوں دھاتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

عورت اپنے مال اور زیور کی خود زکوٰۃ ادا کرے

عورت کا مال عورت کی ملکیت ہوتا ہے جس کا مرد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لئے عورت از خود اپنی زکوٰۃ ادا کرے گی۔ ہاں اگر عورت اپنے خاوند سے یہ کہہ دے کہ آپ میری طرف سے زکوٰۃ ادا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اپنی زکوٰۃ سے دوسرے کا قرض منہا کرنا

اگر قرض زکوٰۃ میں وضع کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مقروض اس پر راضی ہو کیونکہ بعض مقروض اپنی غیرت کی وجہ سے یہ پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض قرض خواہ اپنی رقم کی وصولی کی جلدی میں ایسا کرتے ہیں اس احتیاط کے بعد زکوٰۃ کی شکل میں قرض وصول کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب مقروض مستحق زکوٰۃ ہے تو قرض معاف کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ۔ ۲۸۰۔ پ ۳)

Marfat.com

تمہارا قرض دار تنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو اور جو صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔

زکوٰۃ کمپنی یا شیئر ہولڈرز پر۔ حصص کی زکوٰۃ مارکیٹ ویلیو پر

کمپنی کے شیئرز پر زکوٰۃ کے کیا احکام ہیں؟ اس سلسلے میں تین باتیں قابل ذکر ہیں۔

ا۔ کمپنی پر بحثیت کمپنی (جو شخص قانونی ہے) زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس کا مدار خلطة الشیوع (شراکت) کے مسئلے پر ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام حنبلؒ کے ہاں خلطة الشیوع کا اعتبار ہے اور زکوٰۃ مجموعہ پر واجب ہوتی ہے اور امام شافعیؒ کے ہاں یہ بھی تصریح ہے کہ خلطة الشیوع کا اعتبار صرف چوپائے ہی میں نہیں، اموال تجارت میں بھی ہوتا ہے، اس لئے ان کے ہاں کمپنی پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگرچہ کمپنی ایسا شخص نہیں جو مکلّف ہو اور زکوٰۃ ایک عبادت ہے جو مکلّف پر واجب ہوتی ہے، لیکن شافعیہ کا اصول یہ ہے کہ زکوٰۃ انسان پر نہیں بلکہ اموال پر واجب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں نابالغ کے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، حالانکہ وہ مکلّف نہیں لہٰذا ان کے ہاں شیئر ہولڈرز کی بجائے کمپنی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں یہ اصول موجود ہے۔

لاثنی فی الاسلام

یعنی ایک مال پر دوہری زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

حنفیہ کے ہاں خلطة الشیوع کا اعتبار نہیں اور ان کے ہاں زکوٰۃ انسان پر واجب ہوتی ہے، اس لئے حنفیہ کے ہاں کمپنی پر بہ حیثیت شخص قانونی زکوٰۃ نہیں شیئرز ہولڈرز پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

Marfat.com

۲۔ شیئرز پر زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے گی؟ اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ شیئرز کی قیمتیں تین طرح کی ہیں:۔ (۱) فیس ویلیو۔ یعنی سرٹیفکیٹ پر لکھی ہوئی قیمت (۲) مارکیٹ ویلیو۔ یعنی بازاری قیمت جس پر شیئرز بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ (۳) بریک اپ ویلیو۔ (Break Up Value) یعنی اگر کمپنی تحلیل ہو تو ہر شیئر کے مقابلے میں کمپنی کے اثاثوں کا جو حصہ آئے گا وہ بریک اپ ویلیو ہے۔ ان تین طرح کی قیمتوں میں سے کس حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی؟ اگر کسی کمپنی کی بریک اپ ویلیو بہ آسانی معلوم ہو سکتی ہو تو غالبا زکوٰۃ کے حساب کی بنیاد بننے کے لئے وہ سب سے زیادہ موزوں ہے لیکن بریک اپ ویلیو کا تعین بہت مشکل ہے اور عام حصہ داروں کے لئے تو بہت ہی مشکل ہے لہذا اس بات پر تقریبا تمام علماء عصر کا اتفاق ہے کہ بازاری قیمت کا اعتبار ہوگا۔ اس لئے کہ قیمت اسمیہ (فیس ویلیو) اگرچہ ابتداءً سرمایہ لگاتے وقت تو حقیقت کی نمائندگی کرتی ہے مگر جب سرمایہ کمپنی کے اثاثوں میں بدل جائے گا تو اب فیس ویلیو حقیقت کے زیادہ قریب نہیں اس لئے کہ اثاثوں کی قیمت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ مارکیٹ ویلیو میں اثاثوں کے علاوہ دوسرے عوامل اثر انداز ہوں تب بھی مارکیٹ ویلیو حقیقت کے زیادہ قریب ہے۔ (اسلام اور جدید معیشت وتجارت)

تنخواہ دار جو ہر ماہ ایک خاص رقم بچالیتا ہے کس طرح زکوٰۃ ادا کرے

اس طرح جمع ہونے والی رقم پر اسے اصولی طور پر حق حاصل ہے کہ وہ ہر مہینے جمع ہونے والی رقم کا حساب لگا کر ماہانہ حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔ اگر اس میں مشکل محسوس کرتا ہو تو اسے وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سال کے آخر میں سال بھر کی جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

Marfat.com

کئی سالوں پر محیط کمیٹی ڈالنے والے پر زکوٰۃ کا حکم

کئی سالوں پر محیط کمیٹی ڈالنے والے پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ مثلاً تین سال کی کمیٹی ہے ایک شخص کی کمیٹی گیارہویں ماہ میں نکل آتی ہے(5000x11=55000) دوسرے کی آخری کمیٹی 36 ماہ بعد (180000) روپے ہوگی۔ جس آدمی کی کمیٹی پہلے نکل آئی اسے پوری رقم کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ بے شک حقیقتاً وہ اس کا مالک نہیں ہوا کیونکہ اس رقم میں اس کا ابھی تک اتنا ہی حصہ ہے جتنی قسطیں اس نے جمع کروائی ہیں لیکن عملاً تو رقم مل چکی ہے اور وہ پوری رقم سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جس شخص کی کمیٹی آخر میں نکلی ہے وہ آخر میں زکوٰۃ ادا کرے گا کیونکہ پہلے وہ اس کا مالک نہیں تھا یہ رقم اب اس کے قبضہ میں آئی ہے لہذا اسے کمیٹی ملنے پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

دائمی بیمار، نابالغ اور یتیم کی زکوٰۃ کون ادا کرے

اگر کوئی دائمی مریض، نابالغ اور یتیم صاحب نصاب ہے تو درج ذیل فرمان کے مطابق اسکی زکوٰۃ اسکا سرپرست ادا کرے گا۔

مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا فَلَهُ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ لَهُ وَلَا یَتْرُكْهُ حَتّٰی تَاكُلَهُ الصَّدَقَةُ (ترمذی ،کتاب الزکوٰۃ)

جو کوئی یتیم کا والی بنایا جائے اسے چاہئے کہ وہ یتیم کے مال سے تجارت کرے اور اسے ویسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اس پر (ہر سال) زکوٰۃ لگتی رہے۔

بچوں کے نام پر پلاٹ، بنک بیلنس، زیور پر زکوٰۃ

جیسا کہ صفحہ 49 پر آپ ﷺ کا ارشاد گزر چکا ہے کہ آپ نے اولاد اور انکے مال کا ماں باپ کو حق قرار دیا ہے۔ بالخصوص غیر شادی شدہ بچے خاص کر جن کی اپنی کوئی

Marfat.com

آمدن اور کمائی نہیں اس کی زکوٰۃ والدین کو ادا کرنا ہوگی، یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ جب کوئی اہم ضرورت پیش آ جائے تو والدین ننھی منھی بچیوں کے زیور بیچ کر ضرورت پوری کرتے ہیں۔

قرض کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

قرض کاروباری ضرورت کے لئے ہو یا ذاتی مجبوری کی خاطر زکوٰۃ دیتے ہوئے اس کو حساب و کتاب میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص نے پانچ لاکھ قرض دینا ہے وہ سارے سرمایہ سے پانچ لاکھ منہا کر کے زکوٰۃ ادا کرے گا، اگر قرض پر ہی کاروبار کر رہا ہے تو زکوٰۃ نہیں البتہ اگر وہ جان بوجھ کر قرض ادا نہیں کر رہا جیسا کہ بنکوں اور بعض قرض خواہ حضرات کو لوگ قرض واپس نہیں کرتے اور اپنی جائیداد یا کاروبار کو وسیع کرتے جاتے ہیں ایسے لوگوں پر صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ہوگی۔ اسی طرح ہی اگر کسی کو قرض حسنہ دیا ہے تو جب تک وہ استعمال کرتا رہے علماء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس پر بھی صرف وصولی کے موقع پر فقط ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

جامد سرمایہ اور ڈوبی ہوئی رقم (ڈیڈ منی) کی زکوٰۃ فقط ایک سال

عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِىْ تَمِيْمَةَ السُّخْتِيَانِىِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَتَبَ فِىْ مَالٍ قَبْضَهُ بَعْضُ الْوُلَاةِ ظُلْمًا يَاْمُرُ بِرَدِّهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيُؤْخَذُ زَكٰوتُهُ لِمَا مَضٰى مِنَ السِّنِيْنَ ثُمَّ عَقَّبَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِكِتَابٍ اَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُ اِلَّا زَكٰوةً وَّاحِدَةً فَاِنَّهٗ كَانَ ضِمَارًا (رواہ ملک)

حضرت ایوب بن ابی تمیمہ سختیانیؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مال کے بارے میں جسے بعض حاکموں نے ظلم سے چھین لیا تھا لکھا کہ مالک کو اس کا مال واپس کریں

Marfat.com

اور اس میں سے گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ وصول کرلیں۔ پھر اس کے بعد خط لکھا کہ اس مال سے گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ کی بجائے صرف ایک سال کی زکوٰۃ لی جائے۔

نیتوں کا حال تو اللہ علیم خبیر جانتا ہے اگر کوئی مال تجارت جس کی سیل رک چکی ہے کئی سال سے یوں ہی پڑا ہے۔ سیل ہونے کے بعد ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

کیا مرحوم کی طرف سے زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے؟

اکثر علما کا خیال ہے کہ مرنے والے کے ذمہ زکوٰۃ ہو تو اس کے ورثا کی طرف سے زکوٰۃ ہو سکتی ہے۔ جس طرح قرضہ معاف نہیں ہوتا چاہے ادائیگی کی وصیت کر کے فوت ہوا یا بغیر وصیت کے قرآن مجید کا حکم ہے کہ اس کی وراثت تقسیم کرنے کے وقت پہلے فرض ادا کیا جائے امام مالک، امام شافعی انکا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ اگر شخصی قرضہ اس کے فوت ہونے کے بعد ادا ہو سکتا ہے تو زکوٰۃ اللہ تعالی کا قرض اور مساکین کا حق ہے اسے تو بدرجہ اولی ادا ہونا چاہئے۔ امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقاء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر اس نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی وصیت نہیں کی تو اب زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ جس طرح مرنے کے بعد نماز، روزہ اس کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے کیونکہ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اور یہ عبادت ہے۔ عبادت کے لئے نیت کرنا ضروری ہے اور اس کی نیابت نہیں ہو سکتی۔ اگر ورثا اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کریں گے تو زکوٰۃ کی بجائے عام صدقہ ہوگا مرنے والے پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ اسی طرح قائم رہے گا۔ اس بارے میں امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا نقطہ نظر زیادہ اقرب الی الثواب ہے کیونکہ آپؐ کے پاس ایک عورت آئی کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو چکی ہے۔ کیا میں نذر ادا کر سکتی ہوں؟ تب آپ نے فرمایا۔

اَقْضُوْاللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ (بخاری)

اللہ کے قرض کو ادا کرو کیونکہ وُہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ ○ (النساء ۱۱۔پ ٤)

وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد وراثت تقسیم کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

☆☆☆

مصنف کے ساتھ چند لمحات

میاں محمد جمیل 1947ء کو گوہڑ چک 8 ضلع قصور، ارائیں فیملی میاں محمد ابراہیمؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں پنجاب میں علمی دینی اور تبلیغی لحاظ سے بڑے بڑے علماء اور قومی رہنماؤں کا مرکز رہا ہے۔

☆☆☆

تعلیم و تربیت

سکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد میاں صاحب نے اپنے گاؤں میں قرآن پاک حفظ کیا پھر جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے ساتھ ایم۔اے اسلامیات، فاضل اردو اور وفاق کی ڈگریاں حاصل کیں اور اب لاہور میں کاروبار کے ساتھ آنریری طور پر جامع مسجد ابوہریرہؓ کی خطابت اور ابوہریرہؓ اکیڈمی کی نظامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ کاروباری مصروفیات کے باوجود کئی ممالک کے تبلیغی دورے کر چکے ہیں۔

Marfat.com

تعارف ابو ہریرہؓ اکیڈمی

دانشواران قوم اور دینی طلبہ کا مدت سے مطالبہ تھا کہ درس نظامی کے نصاب میں تبدیلی اور ایسے ادارے معرض وجود میں لائے جائیں جن میں گریجویٹ، جید علماء تیار کئے جائیں جو عصر حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر شعبہ زندگی میں قرآن وسنت کا انقلاب برپا کرسکیں ہم نے مقامی وسائل سے 1997ء میں ابو ہریرہؓ اکیڈمی کی صورت میں کامیاب تعلیمی منصوبہ کہ ابتدا کی ہے۔ ملک کا باشعور طبقہ اور علماء کرام جانتے ہیں کہ شاید ہی کسی مسلک کا ایسا ادارہ ہو جہاں درس نظامی کے ساتھ باقاعدہ ایف اے، بی اے، ایم اے کروایا جاتا ہو۔ اس لحاظ سے ابو ہریرہؓ اکیڈمی ہی واحد ادارہ ہے جہاں علوم اسلامیہ اور کالج کی تعلیم یکساں طور پر دی جارہی ہے۔

خصوصیات

☆ علوم اسلامیہ معہ بی اے، ایم اے صرف چار سال میں ☆ مختصر آسان اور جدید سلیبس ☆ معیاری قیام و طعام ☆ اساتذہ کی مسلسل نگرانی میں سبق یاد کروانے کی گارنٹی۔

شرائط داخلہ

☆ میٹرک ترجیح فرسٹ ڈویژن، ایف اے ☆ درس نظامی اور کالج کی کتب بذمہ طالبعلم ☆ صاحب ثروت حضرات کو میس کے اخراجات خود برداشت کرنا ہوں گے جب کہ مالی اعتبار سے کمزور طلبہ پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالا جاتا ☆ داخلہ میٹرک کے امتحان کے بعد ☆ میٹرک میں فیل ہونے والے طالبعلم کو فارغ کردیا جائے گا۔

Marfat.com

تعارف کتب

1- آپ ﷺ کا حج: نہایت مختصر مگر جامع، حج کے ہر رکن کا فلسفہ۔ (پہلا ایڈیشن 1999ء تیسرا ایڈیشن 2001ء)

2- آپ ﷺ کی نماز: نماز کے روحانی اور معاشرتی فوائد، قیام وسجود کی عملی تصاویر۔
(پہلا ایڈیشن مارچ 2000ء ساتواں ایڈیشن اکتوبر 2001)

3- فضیلت قربانی اور اسکے مسائل: جذبہ قربانی، قوموں کی زندگی کا محرک اور بقا کا ضامن (پہلا ایڈیشن 1996ء چوتھا ایڈیشن 2000ء)

4- سیرت ابراہیمؑ: ابوالانبیاء کی عظیم جدوجہد اور ابدالآباد تک رہنے والے اثرات وثمرات۔ (پہلا ایڈیشن 1985ء ساتواں ایڈیشن اکتوبر 2001ء)

5- آپ ﷺ کا تہذیب وتمدن: آپؐ کے تہذیب وتمدن کے انقلاب آفرین نتائج اور مسلمانوں کے کلچر کے انمٹ نقوش۔ (پہلا ایڈیشن جنوری 2000ء پانچواں ایڈیشن اکتوبر 2001ء)

6- اتحادِ امت اور نظم جماعت: جماعت بندی، کارکن اور قیادت کی خصوصیات کے ساتھ باہمی تعلقات ومشاورت اور امت کو متحد رکھنے کا آخری نقطہ۔ (پہلا ایڈیشن 1997ء دوسرا 2001ء)

7- مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الہامی راستے: مشکلات کے اسباب نجات کے لئے اللہ تعالی اور سرور دو عالم کے منتخب کردہ اقدامات تلافی مافات اور روشن مستقبل کے لئے اللہ تعالی کی رحمت وبرکات کے نزول کے ایمان افروز اور عزم وہمت کو مضبوط کردینے والے واقعات۔ (پہلا ایڈیشن جنوری 2000ء چھٹا اکتوبر 2001ء)

8- انبیاءؑ کا طریقہ دعاء: ہر دعا کی قبولیت کی گارنٹی۔ انبیاء نے کس طرح دعا کی۔ وہ دعا جو تقدیر بدل دیتی ہے۔ انبیاء کی مستجاب دعائیں۔ (پہلا ایڈیشن جون 2001ء دوسرا اکتوبر 2001ء)

9- خطبات انبیاءؑ: جن خطبات سے انقلابات برپا ہوئے۔ جنہوں نے دلوں کی کایا پلٹ دی۔ خطبات انبیاء میں آج کے سیاسی، معاشی، روحانی اور سماجی مسائل کا حل، عنقریب علمی دنیا میں دستیاب انشاءاللہ

10- زکوٰۃ کے مسائل وفوائد: (پہلا ایڈیشن نومبر 2001ء)

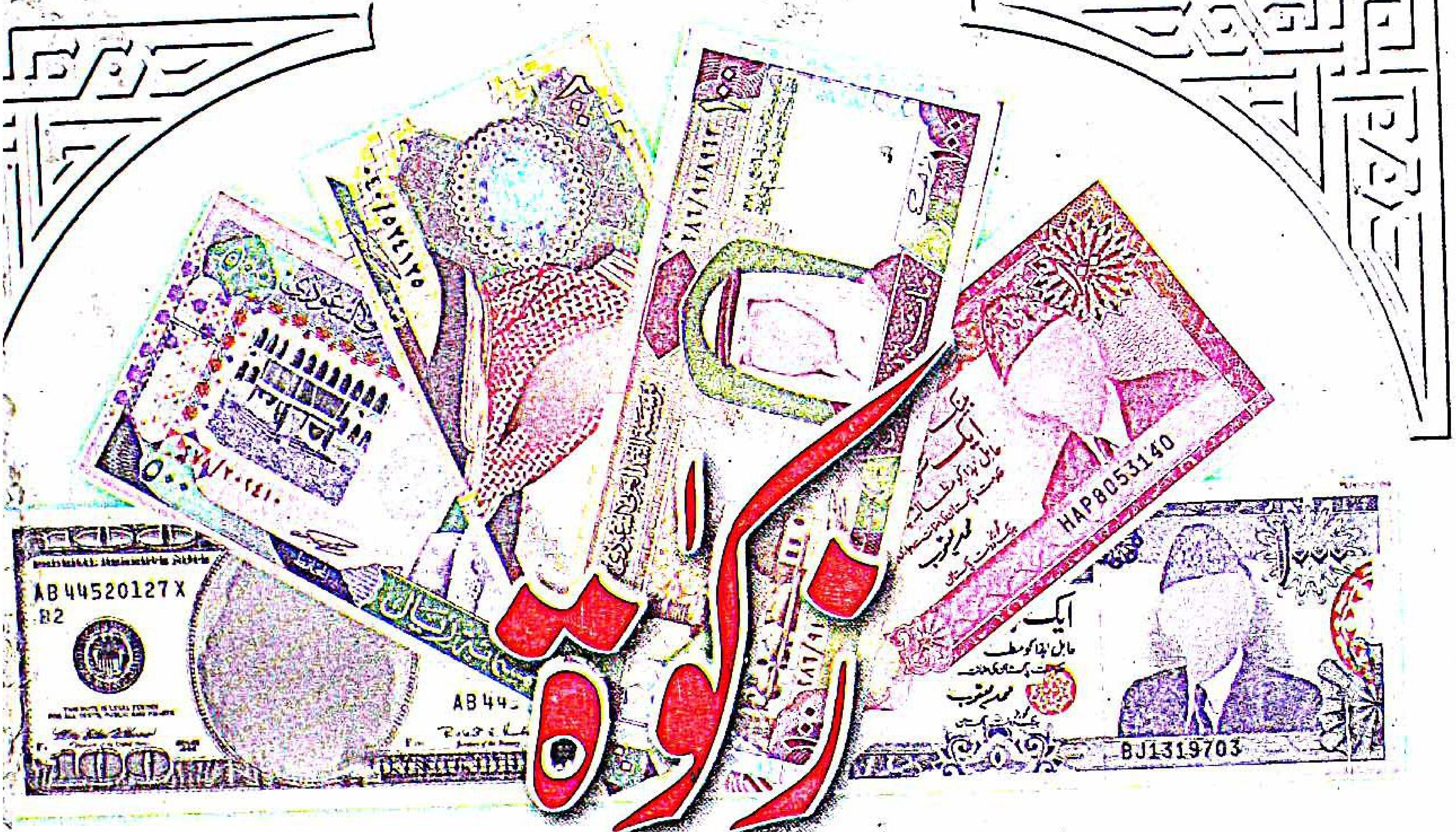

زکوٰۃ کے مسائل و فوائد

میاں محمد جمیل ایم۔اے

ابو ہریرۃ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک اِقبال ٹاؤن - لاہور

Marfat.com